

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232848

UNIVERSAL
LIBRARY

مفتاح العلم

یعنی

رسالہ علم منطق

حکومت جناب مرزا محمد علی بیگ صاحب افشار وکیل عدالت عالیہ نائی کوٹ
ممالک مغربی و شمالی نے نظر استفادہ عام کے زبان اردو میں

تالیف فرمایا

بتوجہ بابو جناب اسد اس وکیل عدالت اگرہ کے
مطبع اندر پرکاش اگرہ واقعہ پنی گلی مین

طبع ہوا

حق التالیف محفوظ

قیمت فی جلد ۵ روپے

تعریف تصور و تصدیق اور تقسیم اولیٰ

وہن انسان میں کہ جبکہ موت و مرا کہ کہتے ہیں کل تصور شیا و محسوسات و معقولات ایسی منقش ہو جاتی ہیں کہ جیسے آئینہ میں صور محسوسات کا عکس پڑتا ہے محسوسات او کو کہتے ہیں کہ جو اس پنجگانہ یعنی بائیسہ و سترہ شامہ و ذائقہ و لاشہ سے معلوم ہوں اور معقولات وہ ہیں کہ ان سے معلوم نہیں کیوں مگر عرف بواسطہ قوت و مرا کہ یہی حصول صورت ہے جو بواسطہ اس قوت کے ہو علم ہے پس اگر تصور کسی شے کا اس طرح ہو کہ اس کے لئے کوئی اور صفت قائم کیجئے تو اس کو تصور فقط کہتے ہیں اور اگر کوئی صفت قائم کیجئے تو اس کو تصدیق کہتے ہیں مثلاً صورت تصورات انسان کا تصور فقط ہے کہ جبکہ تصور سافج بھی کہتے ہیں اور جب تصور اس کا ہو کہ زیر قائم ہے تو یہ تصدیق ہے تصور اور تصدیق کی دو قسمیں ہیں بدیہی و نظری بدیہی وہ ہے کہ جبکہ علم کسی دلیل فکر پر موقوف ہو اور نظری وہ ہے کہ جبکہ جاننا دلیل و فکر پر موقوف ہو مثلاً حرارت اور برد و سردی کے علم کے لئے کسی دلیل کی حاجت نہیں ہر انسان اس سردی و گرمی کو بے فکر و دلیل دریافت کر سکتا ہے تو یہ تصور بدیہی ہے اور حقیقت انسان کی دریافت کر نیکے لئے فکر ضروری ہے اور دلیل کی حاجت ہے تو یہ تصور نظری ہے اور اس کے جاننے کے لئے کہ آفتاب روشن ہے کسی دلیل و فکر کی حاجت نہیں ہر انسان مشاہدہ کر سکتا ہے مگر اس بات کی تحقیق کے لئے کہ آفتاب زمین کے گرد پھرتا ہے حاجت فکر اور دلیل کی ہے پس اول تصدیق بدیہی ہے اور دوم تصدیق نظری +

دلائل کی تسمین

دلیل وہ شے ہے کہ جس کے دریافت ہونے سے دوسری شے معلوم ہو جائے دلائل کی تسمین یہاں سے کہ وال یعنی جو شے دلائل کرتی ہے وہ لفظی ہے یا غیر لفظی اور ہر ایک معنی

لفظی اور غیر لفظی کے تین تین تیس لفظی وضعی اور لفظی طبعی اور لفظی عقلی وغیر لفظی وضعی
 وغیر لفظی طبعی وغیر لفظی عقلی اگر کسی نے کوئی لفظ دوسری شے کے لئے وضع کیا ہو تو
 دلالت اس لفظ کی اس شے کو سمجھنے کے لئے کہ جس کے لئے وہ وضع ہوا ہے دلالت
 لفظی وضعی ہے مثلاً لفظ زید کا اس شخص کی ذات پر دلالت کرتا ہے کہ جس کا نام زید
 رکھا گیا ہے تو یہ دلالت لفظ زید کی زید کے دریافت کر نیکی کے لئے دلالت لفظی وضعی ہے
 اور جب کوئی لفظ خود بخود بحسب مقتضائے طبع زبان سے صادر ہو تو دلالت اس کی
 اس شے پر کہ جس کے سبب وہ صادر ہوا دلالت طبعی ہے مثلاً جب کوئی درد کیکو ہو
 اور اس کے سبب بحسب مقتضائے طبع لفظ آج زبان سے صادر ہو تو دلالت اس لفظ کی
 درد پر دلالت لفظی طبعی ہے اور جب کوئی لفظ بحسب وضع اور نہ بحسب اقتضائے طبع کسی زبان
 سے صادر ہو اور وہ وجود لفظ پر یعنی جسکی زبان سے وہ لفظ صادر ہوا دلالت کرے تو یہ دلالت
 دلالت لفظی عقلی ہے مثلاً لفظ ویر کا یا اور کوئی لفظ بے معنی نہ ہاں ہے اور کوئی شخص
 جس سے وہ صادر ہوتا ہے نظر نہ آئے تو عقلاً وہ لفظ وجود لفظ پر دلالت کرتا ہے یعنی عقل
 اس کو یاد رکھتی ہے کہ بیشک کوئی لفظ ہے کہ جس سے وہ صادر ہوتا ہے پس دلالت اس سے
 لفظ کی وجود لفظ پر دلالت لفظی عقلی ہے اور جب کوئی شے بحسب تعریف لفظ کی صادق
 نہیں آتی کسی چیز پر دلالت کرے اور وہ شے اسی چیز کے لئے معین ہو کہ جو اس شے سے
 سمجھی جاتی ہے تو دلالت اس شے کی اس چیز پر دلالت غیر لفظی وضعی ہے مثلاً دلالت
 خط اور شاہ کی اون کی مدلولات پر یعنی اون چیزوں پر کہ جو ادب سے سمجھی جاتی ہیں اور اگر
 ایسی شے جو دلالت کرتی ہے معین نہ کی گئی ہو مگر بحسب مقتضائے طبع کسی چیز پر دلالت کرے
 جیسے کہ سرعت نبض کی حرارت مزاج و تپ پر دلالت کرتی ہے تو یہ دلالت غیر لفظی وضعی ہے

بعض لفظی وضعی اور بعض لفظی طبعی اور بعض لفظی عقلی

۲۰

اور جب کوئی ایسی شے نہ بحسب ضعیف اور نہ بحسب قضا طبع کسی چیز پر دلالت کرے جسے
 دھواں وجود تار پر دلالت کرتا ہے تو یہ دلالت غیر لفظی تعلق ہے اسلئے کہ عقلاً دھواں
 سیم باور ہوتا ہے کہ جہاں سے دھواں نکلتا ہے وہاں آگ ہے علم منطق میں فقط دلالت
 لفظی وضعی داخل بحث ہے اور اس دلالت کی تین قسمیں ہیں دلالت مطابقی و دلالت تضامنی
 و دلالت التزامی لفظ موضوع اپنے تمام معنی پر دلالت کرے تو یہ دلالت مطابقی کہ
 مثلاً لفظ انسان کا مجموعہ حیوان نامی پر دلالت کرتا ہے تو یہ دلالت مطابقی ہے اگر
 لفظ انسان دلالت کرے لفظ حیوان پر تو یہ دلالت تضامنی ہے اور اگر اس چیز پر دلالت
 کرے جو اسکے معنی کو لازم ہے یعنی جس کا جدا ہونا عقلاً معنی سے ممکن نہیں ہے تو یہ دلالت
 التزامی ہے مثلاً لفظ آفتاب کا اسکی روشنی پر جو اسکو لازم ہے دلالت کرے تو اسکو
 دلالت التزامی کہتے ہیں اس دلالت کے لئے یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ وہ شے جو لازم ہے
 خارج میں بھی ہو اسلئے کہ بدون اسکے کہ کوئی چیز خارج میں لازم ہو دلالت التزامی
 ہوتی ہے مثلاً لفظ نابینا بینائی پر ہو جسے کہ موضوع لفظ نابینا کے لئے قوت بینائی
 ہونا ذہن میں تصور ہے بالضرورت دلالت کرتا ہے مگر نابینا کو بینائی خارج میں لازم
 نہیں ہے بلکہ بالفعل بینائی اسکو حاصل نہیں ہے

مفرد اور مرکب الفاظ کا بیان

جز لفظ موضوع جز معنی پر دلالت کرے اور وہ دلالت اس لفظ سے مراد اور
 مقصود بھی ہو تو وہ لفظ مرکب ہے اور ایسا نہ تو لفظ مفرد ہے مثلاً لفظ سوار اس
 اس شخص پر دلالت کرتا ہے کہ جو گھوڑے پر چڑھا ہوا اور واقعہ نے اسکو اسی لئے
 وضع کیا ہے کہ گھوڑے کے سوار پر دلالت کرے اور لفظ سوار اس پر جو وہ جز اسکے میں

۲۱

علیہ علیہ بھی مستقل کہتے ہیں سوارا و سکو کہتے ہیں جو کسی شے پر چڑھا ہوا اور اپ گھوڑوں کو
 کہتے ہیں اور لفظ عبد اللہ جب کسی شخص کا نام ہو تو اسکو لفظ مرکب کہیں گے اسلئے کہ وہ اس
 معنی کے لئے وضع نہیں کیا گیا کہ جو لفظ عبد اللہ کی ترکیب یا فی سے مقصود ہے وہ
 صرف ایک ذات خاص کے لئے موضوع ہوا ہے کہ جسکے کسی جز پر کوئی جز لفظ عبد اللہ کا
 دلالت نہیں کرتا بیل بھٹور میں لفظ عبد اللہ مفرد ہے۔ لفظ مفرد کی چار قسمیں ہیں
 ایک وہ کہ جسکے لئے جز نہ ہو دوسرا وہ کہ اسکے جز ہوں مگر اسکے معنی کے لئے اجزاء
 ہوں مثلاً وہ کہ جسکے لئے اجزاء ہوں اور اسکے معنی کے بھی اجزاء ہوں مگر جز لفظ
 معنی کے جز پر دلالت نہ کرتا ہو چوتھا وہ کہ اسکے اجزاء ہوں اور اسکے معنی کے بھی
 اجزاء ہوں اور جز لفظ جز معنی پر دلالت بھی کرتا ہو مگر یہ دلالت مقصود نہ ہو
 قسم اول کی مثال ہمزہ استہمام ہے کہ جسکا کوئی جز نہیں اور دوسرے کی مثال
 لفظ اللہ ہے جسکے اجزاء تو ہیں یعنی الف و لام و ہا مگر اسکے معنی کے اجزاء نہیں ہیں
 یعنی وہ ایک ذات بسیط پر دلالت کرتا ہے اور تیسرے کی مثال لفظ عبد اللہ ہے کہ
 اس کا کوئی جز کسی جز معنی پر دلالت نہیں کرتا اسلئے کہ وہ ذات خاص شخص
 معین کا نام ہے اور چوتھے کی مثال حیوان ناطق ہے اس صورت میں کہ یہ کسی
 انسان کا نام ہو جز لفظ حیوان ناطق جز معنی پر دلالت کرتا ہے مگر یہ دلالت
 مقصود نہیں اگر لفظ مفرد قابل کے نہیں ہے کہ کسی کلام میں مبتدا یا خبر واقع ہو
 یعنی معنی مستقل نہ کہتا ہو تو وہ حرف ہے جیسے لفظ سے و تاک و کو کا ہے جو بغیر
 ملنے کسی دوسرے لفظ کے معنی مستقل نہیں رکھتا یعنی جب تک کہین کہ زید اگر سے
 دہلی تک یا دہلی کو گیا الفاظ مذکورہ سے کچھ مفہوم نہیں ہو سکتا اور اگر لفظ مفرد

۴
 لفظ مرکب کی مثال

معنی مستقل کہتا ہوا اور صلاحیت اسکی رکھتا ہو کہ معت یا خبر کلام میں واقع ہو
 مگر منجملہ ازمنہ ثانیہ اس کے معنی سے مفہوم نہ ہو تو وہ اسم ہے اور اگر لفظ مفرد معنی
 مستقل رکھتا ہو اور زمانہ معین پر بھی دلالت کرے تو اسکو منطقی کلمہ اور نحوئی فعل
 کہتے ہیں اسم اگر ایک ہی معنی پر دلالت کرے تو نحوئی اور اسکو علم اور منطقی خبری حقیقی
 کہتے ہیں مثلاً وجودات شخص خاص پر فقط دلالت کرتا ہے غیر پر دلالت نہیں کرتا
 اور اگر اس کے لئے کئی معنی ہوں تو جبکہ وہ سب پر یکساں دلالت کرے اسکو منطقی
 کلی متواطی کہتے ہیں اور جب ہر ایک معنی پر دلالت اسکی یکساں نہ ہو کسی معنی کے لئے دلالت
 اسکی اس حیثیت سے ہو کہ وہ غالب یا کامل ہے اور کسی معنی کے لئے اس حیثیت سے ہو
 کہ وہ مغلوب و ناقص ہے تو اسکو کلی مشکک کہتے ہیں پس لفظ انسان و حیوان کلی متواطی
 ہے اور لفظ وجود کلی مشکک لئے کہ انسان و حیوان کل افراد پر یکساں صادق آتا ہے
 اور واجب کے وجود پر لفظ وجود بحیثیت کمال و قوت اور ممکن کے وجود پر بحیثیت ضعف
 و نقص صادق آتا ہے اور ایسا لفظ مفرد کہ جس کے معنی کثیر ہوں واضح نے سب کے لئے
 اول ہی وضع کیا ہو تو اسکو مشترک کہتے ہیں مثل لفظ عین کہ انکسار و حشمہ اور ذات
 کے لئے اول ہی وضع کیا گیا ہے اور اگر اولیٰ وضع کیا گیا ہو ایک معنی کے لئے اور
 بعدہ دوسرے معنی اس کے مقرر کئے جائیں اور پہلے معنی کے لئے استعمال اسکا
 متروک ہو اور دوسرے معنی کے لئے وہ مستعمل ہو جاوے تو اسکو منقول کہتے ہیں اور
 اگر عام آدمی اسکو دوسرے معنی میں مستعمل کریں تو اسکو منقول عرفی کہتے ہیں اور
 اگر کوئی صاحب شریعت دوسرے معنی میں مستعمل کرے وہ منقول شرعی ہے اور کوئی صاحب
 اصطلاح خاص دوسرے معنی میں مستعمل کرے تو وہ منقول اصطلاحی ہے مثلاً لفظ دابتہ کا

۱۰۰ ازمنہ ثانیہ
 ۱۰۱ اسمی حال مستقل
 ۱۰۲ معنی اسمی

۱۰۳ ذاتی کلی ہے
 ۱۰۴ وجود کا ہونا ضروری ہے
 ۱۰۵ ممکن بنیادی ہے
 ۱۰۶ جزا اور نہ ہونا دونوں ضروری ہیں

لغت عربین زمین پر چلنے والی حیوان کے لئے وضع کیا گیا ہے مگر عام آدمیوں نے اسکو
 بمعنی اس حیوان کے مستقل کیا ہے کہ جبکہ چار یا نون ہوں مثل اسٹہ تہر تو اسکو منقول
 عربی کہتے ہیں اور لفظ حاصلوۃ جو دراصل لغت عربین رحمت کے لئے وضع کیا گیا ہے
 صاحب شریع اسلام اسکو ارکان مخصوصہ کے لئے جسے نماز کہتے ہیں مقرر کیا ہے تو یہ منقول
 شرعی ہے اور لفظ فعل جو لغت عربین اس چیز کے لئے موضوع ہے کہ جو کسی فاعل سے
 صادر ہو مثل اکل و شرب و کتابت و ضرب بحسب اصطلاح خودہ لفظ ہے کہ جو معنی مستقل
 رکھتا ہو اور کوئی زمانہ بھی تینوں زمانوں میں سے اس کے معنی میں پایا جاتا تو یہ منقول
 اصطلاحی ہے اور اگر کسی لفظ کے دوسرے معنی مقرر کئے جائیں اور استعمال و سکا پہلے اور
 دوسرے دونوں میں ہوتا ہو تو باعتبار معنی اول اسکو حقیقۃً اور باعتبار معنی دوم مجازاً
 کہتے ہیں مثل لفظ اسد کہ شیر کے لئے موضوع ہے اور شمال و سکار و مہو کے لئے بھی
 کیا جاتا ہے تو باعتبار معنی شیر کی حقیقۃً ہے اور باعتبار معنی مروت و مہو کے مجازاً ہے جب
 دو لفظ کے ایک ہی معنی ہوں تو اول و دونوں کو مرادف کہتے ہیں مثل لفظ سطر و شبیر
 کہ ان دونوں کا مدلول مینہ ہے اور لفظ اسد و لیث کہ ان دونوں سے مراد شیر ہے۔ لفظ
 مرکب کی دو قسمیں ہیں مرکب تام مرکب ناقص مرکب تام وہ ہے کہ جب کہنے والا اسکو کہے تو
 سنے والا کو انتظار کسی اور کلمہ کا اس کے مطلب کے سمجھنے کے لئے نہ رہی اور جو مرکب ایسا نہ ہو تو
 ناقص ہے اور مرکب نام کی بھی دو قسمیں ہیں خبر و انشاء جس کلام کی نسبت جھوٹ یا سچ ہو گیا
 سنے والا کو احتمال ہو تو وہ خبر ہے اور ایسے کلام کو تفسیر بھی کہتے ہیں مثلاً جب کوئی کہے
 کہ زید قائم ہے تو سنے والا کو جھوٹ اور سچ کا احتمال ہو سکتا ہے و جب احتمال کسی کلام
 کی نسبت نہ ہو سکتا ہو تو وہ انشاء ہے انشاء کی کوئی قسمیں ہیں ایک اول میں سے امر ہے یعنی

۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰

طلب فعل اوس شخص سے کہ جسکی طرف مخاطبہ، مثلاً کسی سے کہنا کہ مت لکھ یا مت پڑھ۔
 سوم تفہام یعنی کچھ دریافت کرینکے لئے کلام کرنا مثلاً کسی سے تحقیق کرنا کہ آیا یہ کھڑا
 چہارم تناسل کسی شے کی یعنی آرزو کرنا جسکا حاصل ہونا ممکن ہو یا غیر ممکن مثلاً یہ کہنا کہ
 کاشکے میری پاس بہت دولت ہوتی تو خرچ کرتا یا یہ کہنا کہ کاشکے میں پھر جوان ہو جاتا
 پنجم ترجی یعنی کسی شے کی امید کرنا جسکا حصول ممکن ہو مثلاً یہ کہنا امید کہ سلطان مجھے
 عزت بخشے۔ ششم قسم یعنی یہ کہنا کہ بعد ایں ایسا کروں گا۔ ہفتم نہایت کیسیکو پکارنا مثلاً
 کہنا اے عبداللہ۔ ہفتم تعجب یعنی یہ کہنا کہ زیاد کیا اچھا ہے۔ مرکب ناقص کی دو قسمیں ہیں
 تقدیمی اور غیر تقدیمی۔ جب ایک جز کسی کلام کا اوسکے دوسرے جز کے ساتھ خاص تعلق
 رکھتا ہو تو وہ تقدیمی ہے ورنہ غیر تقدیمی ہے۔ تقدیمی کی بھی دو قسمیں ہیں اضافی و
 توصیفی جب ایک جز مضاف ہو اور دوسرا مضاف الیہ تو اضافی ہے اور جب ایک جز
 صفت ہو اور دوسرا موصوف تو توصیفی ہے مثلاً جب کہا جائے نہ کہ کا غلام تو یہ اضافی
 ہے اور جب کہا جائے غلام حبشی تو یہ توصیفی ہے اور جب کہ با گھر میں تو طائر ہے کہ ایک
 جز اوسکا دوسرے کے ساتھ کچھ خاص تعلق نہیں رکھتا صرف باہم ترکیبہ ایک دوسرے کا
 مقید نہیں ہے پس یہ تقدیمی ہے ۴

کلی اور جزئی کا بیان

جب کوئی لفظ ایک ہی شے میں پر صادق آتا ہے تو وہ جزئی حقیقی ہے مثلاً زید کہ
 صرف اوس شخص خاص پہ ہی صادق آتا ہے کہ جسکا نام زید رکھا گیا ہے اور جب کسی چیز
 پر صادق آئے تو وہ کلی ہے مثلاً لفظ انسان کہ زید و عمر وغیرہ سب آدمیوں پر صادق
 آتا ہے کلی کی پنج قسمیں ہیں جنس و نوع و فصل و عرض نام و خاصہ اگر کلی بہت سی اور جزئی

۴ مضاف وہ کہ جو
 ۵ مضاف الیہ ہے
 ۶ مرکب ناقص کی دو قسمیں
 ۷ مقید نہیں ہے

صادق آئی کہ حقیقت او کی ایک دوسرے کے مخالف ہو مگر کوئی جز حقیقت سب میں مشترک ہو تو وہ جنس ہے اور جب سوال کیا جائے نسبت ایسی چیزوں کے اس طور سے کہ وہ کیا ہیں تو جنس اس کے جواب میں واقع ہوتی ہے مثلاً انسان اور فرس کی نسبت پوچھا کہ یہ کیا ہیں تو کہا جائیگا کہ حیوان ہیں اس لئے کہ حیوان جنس ہے جو انسان اور فرس دونوں کی حقیقت کا جز مشترک ہے اور انسان کا دوسرا جز حقیقت یعنی ناطق اور فرس کا دوسرا جز حقیقت یعنی ناطق علیحدہ علیحدہ ہے اور جب کلی ایسی چیزوں پر صادق آئے کہ جنکی تمام حقیقت ایک ہی ہے تو وہ نوع ہے اور جب ایسی چیزوں کی نسبت استفسار ہو کہ وہ کیا ہیں تو نوع ان کے جواب میں واقع ہوتی ہے مثلاً زید و عم کی نسبت سوال ہو تو کہا جائیگا کہ انسان ہیں اس لئے کہ انسان نوع ہے جو تمام حقیقت دونوں کی ہے یعنی تمام حقیقت مراد ہے حیوان ناطق ہونے سے اور دونوں حیوان ناطق ہیں کوئی اور جز او کی حقیقت کا ایسا نہیں ہے کہ جس سے وہ آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں اور وہ شے کہ جس سے وہ باہم متمیز ہوتی ہیں تین اور شخص جو ہر ایک کی حقیقت سے خارج ہے اور جب صفت عارضی نوع کے ساتھ لگ جائے تو اسکو صفت کہتے ہیں مثلاً فرس نر کی و انسان رومی اور جب کلی صادق آئے ایسی شے پر جسکی چیز کی ذات میں ایسی ہے کہ وہ اسکو غیروں سے تمیز دیتی ہے تو وہ فصل ہے مثلاً انسان کی ذات خاص کی نسبت استفسار ہو کہ وہ کیا ہے تو کہا جائیگا کہ ناطق ہے اس لئے کہ ناطق اسکو اور افراد سے کہ جنس میں شریک ہیں تمیز دیتا ہے یہ تینوں کلی یعنی جنس و نوع و فصل کلی ذاتی ہیں اس لئے کہ وقت استفسار حقیقت کے جواب میں واقع ہوتے ہیں اور جب کلی اس چیز پر صادق آئے کہ وہ حقیقت سے خارج ہو تو وہ کلی عرضی ہے اور جب کلی

یعنی تمام کا ذاتی
یعنی تمام کا عرضی
یعنی تمام کا ذاتی

عرضی کمی چیزوں کی حقایق کی نسبت صادق آئے اور کو عرض نام کہتے ہیں اور جو ایک ہی حقیقت کی نسبت صادق آئے اور کو صاف صمد کہتے ہیں مثلاً لفظ ماشی یعنی چلنے والا حقیقت انسان اور فرس کی نسبت صادق آتا ہے تو یہ عرض عام ہے اور صاف حکم یعنی نہیںنے والا لفظ انسان کی نسبت صادق آتا ہے تو یہ خاصہ ہے جس فصل و عرض کی قسمیں باعتبار بعد و قریب لازم و عدم لازم لازم حسب تفصیل ذیل ہیں۔

وقت سوال ابیت مشترکہ دو یا زیادہ چیزوں کی جب یہی جنس واقع ہو کہ وہ کل ابیت مشترکہ اور چیزوں کے جو تو قریب و زائد بعد ہے مثلاً انسان اور بقر کی نسبت سوال ہوا اور کہا جا کہ حیوان ہیں تو یہ جنس قریب اسلئے کہ سوا حیوانیت کے اور کوئی ابیت مشترکہ نہیں نہیں ہے اور جب اسکے جواب میں کہا جا کہ جسم نامی ہیں تو یہ کل ابیت مشترکہ اور کی نہیں ہے متحرک بالارادہ بھی جزا کی ابیت مشترکہ کا ہے متحرک بعد و قریب جنس متفاوت ہیں مثلاً جوہر انسان اور بقر کی بہت بعد جنس ہے اور اسکے بعد جسم سلطان انسان بعد و ہم نامی اور یہ حیوان ہے۔

اگر فصل امتیازی جزئیات کو جنس قریب میں تو اسکو فصل قریب کہتے ہیں مثلاً ماشی تیز دیتا ہے انسان کو ماشی حیوانات تو یہ فصل قریب ہے اور جب تیز دہی جزئیات کو جنس بعد میں تو اسکو فصل بعد کہتے ہیں مثلاً حاش (جسم نامی حاش) میں تیز دیتا ہے انسان کو نباتات تو یہ فصل بعد ہے اگر جدا ہوا غرض کا جزئیات کی حقیقت سے ممکن نہ ہو تو اسکو عرض لازم کہتے ہیں اور اگر جدا ہونا اسکو ممکن نہ ہو تو وہ عرض خارق ہے مثال اول کی روئے تیز نہیں ہے اور دوم کی عین ہے اور عرض لازم کی دو قسمیں ہیں ایک لازم الوجود یعنی جو کہ وجود ختم کو لازم ہو مثلاً سیاہی جنسی کی اسکے وجود کو لازم اور دوسری لازم الحقیقہ کہ جو حقیقت نہ کو لازم ہے مثلاً زوجیت انہیں کہ انہیں کی حقیقت سے زوجیت جدا نہیں ہو سکتی اور لازم الحقیقہ کی بھی دو قسمیں ہیں لازم میں اور لازم غیر میں مثال اول

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

معنی فرادہ
کی نسبت
میں
میں
میں

فردیتہ واحد کی ہے جو محتاج دلیل نہیں اور مثال دوم کے حدوث عالم ہے جو محتاج برہان ہے عرض سفاق کی بھی دو قسین ہیں سریع الزوال و بطی الزوال مثلاً زردی رنگ خوف زدہ جلد جاتی رہتی ہے تو اسکو سریع الزوال کہتے ہیں اور تعلق عشق کا مدت تک رہتا ہے تو یہ بطی الزوال ہے۔

نہیہ معنی کلی کے کہ اسکا صادق ہونا بہت چیزوں پر منع نہو کلی منطقی ہے اور جس پر یہ معنی صادق آوے وہ کلی طبعی ہے اور مجموعہ کلی منطقی اور کلی طبعی کو کلی عقلی کہتے ہیں اسلئے کہ اسکا وجود خارج میں نہیں پایا جاتا یعنی خارج میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے صرف جزئیات خارج میں پائی جاتی ہیں مثلاً انسان کہ جو نوع ہے بذاتہ علیحدہ خارج میں پایا نہیں جاتا لہذا تشخیص میں +

بحث نسبت باچارگانہ

جب دو کلی ایسے ہوں کہ ہر ایک دوسرے کلی کے سب افراد پر کلیتہً صادق آئے تو ایسے دو کلیوں میں نسبت تساوی کی ہے مثلاً انسان اور ناطق دو کلی ہیں اور جب چیز کہ انسان کہنا صادق آتا ہے اس پر ناطق بھی صادق آتا ہے تو ان دونوں میں نسبت تساوی کی ہے اور جب ایک کلی توکل افراد پر دوسری کلی کے صادق آئے اور دوسرا کلی اسکی کلی افراد پر صادق نہ آئے مگر بعض افراد پر تو ایسے دو کلیوں میں جو نسبت ہوتی ہے اسکو عموم اور خصوص طلق کہتے ہیں مثلاً انسان اور حیوان دو کلی ہیں حیوان تو اس ہر ایک چیز پر صادق آتا ہے کہ جس پر انسان صادق آتا ہے اور انسان ہر ایک چیز پر صادق نہیں آتا کہ جس پر حیوان صادق آتا ہے اسلئے کہ نخلہ افراد حیوان ہے مگر بھی ہے کہ اس پر انسان صادق نہیں آتا مگر زید و عمر و پر تو ان دونوں

نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے اور جب دو کلی ایسے ہوں کہ ہر ایک دوسری کلی کے افراد پر کلیتہً صادق نہ آئے مگر ہر ایک دوسرے کے بعض افراد پر صادق آئے تو ایسے دو کلیوں میں نسبت عموم خصوص من وجہ کے ہوتی ہے یعنی ہر ایک کلی دوسری کلی کے عام ہے ایک وجہ سے اور خاص ہے دوسری وجہ سے ایسے دو کلی ایک صورت میں آتے ہیں اور دو صورتوں میں مختلف چیزوں پر صادق آتے ہیں صورت اول کو جہت اجتماع اور صورت دوم جہت افتراق کہتے ہیں مثلاً حیوان اور ابیض دو کلی ہیں بقدر ابیض پر یہ دونو صادق آتے ہیں اور بقدر اسود پر فقط حیوان صادق آتا ہے ابیض صادق نہیں آتا اور حجر ابیض پر فقط ابیض صادق آتا ہے حیوان صادق نہیں آتا اور جب دو کلی ایسے ہوں کہ ہر ایک دوسرے کے افراد پر مطلقاً صادق نہ آوے تو ان میں نسبت تباین کی ہوتی ہے مثلاً انسان اور حجر دو کلی ہیں جس پر انسان صادق آتا ہے اور حجر مطلق صادق نہیں آتا اور حجر صحر صادق آتا ہے اور جس پر انسان مطلق صادق نہیں آتا اور نقیضین بھی دو متباہوں کے متساوی ہوتے ہیں اور نقیضین عام و خاص مطلق کے عام خاص مطلق ہوتے ہیں لیکن نقیض عام کی خاص اور خاص کی عام اور نقیض عام خاص من وجہ کی اور دو متباہوں کے کبھی متباہین ہوتے ہیں اور کبھی ان میں نسبت عموم من وجہ کی ہوتی ہے +

کلی کبھی متنع الوجود ہوتا ہے خارج میں نہ بنظر مفہوم لفظاً مگر عقلاً مثل شرک خدا کا لفظ بنظر مفہوم لفظ کے متنع الوجود نہیں ہے مگر نہ خارج میں اور نہ وجود نہ عقل میں اور کبھی ممکن الوجود ہوتا ہے مگر خارج میں پایا نہیں جاتا اور کسی پایا جاتا تو نہ ایک ہی پایا جاتا مع امتناع غیر مثل واجب الوجود یعنی خدا کہ وجود دوسرے خدا کا متنع ہے اور کبھی

نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے اور جب دو کلی ایسے ہوں کہ ہر ایک دوسری کلی کے افراد پر کلیتہً صادق نہ آئے مگر ہر ایک دوسرے کے بعض افراد پر صادق آئے تو ایسے دو کلیوں میں نسبت عموم خصوص من وجہ کے ہوتی ہے یعنی ہر ایک کلی دوسری کلی کے عام ہے ایک وجہ سے اور خاص ہے دوسری وجہ سے ایسے دو کلی ایک صورت میں آتے ہیں اور دو صورتوں میں مختلف چیزوں پر صادق آتے ہیں صورت اول کو جہت اجتماع اور صورت دوم جہت افتراق کہتے ہیں مثلاً حیوان اور ابیض دو کلی ہیں بقدر ابیض پر یہ دونو صادق آتے ہیں اور بقدر اسود پر فقط حیوان صادق آتا ہے ابیض صادق نہیں آتا اور حجر ابیض پر فقط ابیض صادق آتا ہے حیوان صادق نہیں آتا اور جب دو کلی ایسے ہوں کہ ہر ایک دوسرے کے افراد پر مطلقاً صادق نہ آوے تو ان میں نسبت تباین کی ہوتی ہے مثلاً انسان اور حجر دو کلی ہیں جس پر انسان صادق آتا ہے اور حجر مطلق صادق نہیں آتا اور حجر صحر صادق آتا ہے اور جس پر انسان مطلق صادق نہیں آتا اور نقیضین بھی دو متباہوں کے متساوی ہوتے ہیں اور نقیضین عام و خاص مطلق کے عام خاص مطلق ہوتے ہیں لیکن نقیض عام کی خاص اور خاص کی عام اور نقیض عام خاص من وجہ کی اور دو متباہوں کے کبھی متباہین ہوتے ہیں اور کبھی ان میں نسبت عموم من وجہ کی ہوتی ہے +

ایک ہی پایا جاتا ہے مع امکان دوسری کے مثل آفتاب و کبھی کئی افراد پلے جاتے ہیں مثل کو اکبستارہ اور کبھی افراد بلا نہایت مثل نفوس نا طلقہ +

بحث خبری اضافی حقیقی

بیانِ تجزی حقیقی کا اول ہو چکا کہ جب کوئی لفظ ایک ہی شے میں پر صادق آتو وہ جزئی حقیقی ہے اور جب کوئی شے بہ نسبت دوسری شے کے خاص ہو تو وہ جزئی ضافی ہے مثلاً حیوان بہ نسبت جسم نامی کے خاص ہے اسلئے کہ جسم نامی حیوان اور غیر حیوان دونوں پر صادق آتا ہے پس جزئی حقیقی اور ضافی میں نسبت عموم و خصوص مطلق کی ہے اسلئے کہ جو چیز جزئی حقیقی ہے وہ ضافی بھی ہے مثلاً زید کہ جزئی حقیقی ہے خاص ہے اوس ماہیت انسان سے کہ جو شخص سے خالی ہے مگر جزئی اضافی جزئی حقیقی نہیں ہو سکتا مثلاً حیوان کہ بہ نسبت جسم نامی کے جزئی اضافی ہے جزئی حقیقی نہیں ہو سکتا اسلئے کہ حیوان انسان اور بقدر غیرہ پر صادق آسکتا ہے +

بحث نوع اضافی

نوع حقیقی کے معنی اوّل بیان ہو گئے یعنی وہ کلی ہے کہ جو صادق آتا ہے اور جزئیات پر کہ جسکی حقیقت آپس میں ایک ہے اور نوع اضافی وہ ہے کہ جسکے لئے ایسی جنس ہو کہ اوپر اور اس کے غیر پر یہ واسطہ صادق آئے مثلاً حیوان کے لئے جسم نامی ایک جنس ہے کہ اوپر اور اس کے غیر یعنی شجر پر صادق آتی ہے قید یہ واسطہ کی اسلئے ہے کہ صنف تریف نوع اضافی سے خارج ہو جائے مثلاً ترکی ایک صنف ہے یعنی صفت عارضی عام اور کلی ہے اور جب سوال کیا جائے کہ ترکی اور فرس کیا ہیں ثواب ہم کہ انسان ترکی پر صادق نہ آئے جواب میں حیوان واقع نہیں ہو سکتا مگر حیوان اور شجر کی نسبت سوال

[illegible]

انسان کو ترنگ کر کے
میں پیچھا کرتا ہوں

کیا جائے تو جسم نامی بلاد اسطہ جواب میں واقع ہو سکتا +
 جو نوع کہ عام ہے سب نوعوں سے اوکو عالی کہتے ہیں مثلاً جسم مطلق کہ وہ عام ہے
 جسم نامی حیوان اور انسان سے تو یہ نوع عالی ہے اور جو نوع خاص ہو سب نوعوں
 اوکو سافل کہتے ہیں مثلاً انسان کہ سب نوعوں سے خاص ہے نوع سافل ہے اور
 وہ نوع کہ جو نسبت بعض کے خاص ہے اور بہ نسبت بعض کے عام اوکو متوسط کہتے ہیں
 مثلاً حیوان کہ خاص ہے جسم نامی سے اور عام ہے انسان سے نوع متوسط ہے اور
 جو نوع کہ اس قتب سے خارج ہے اوکو صفر کہتے ہیں مثلاً عقل کہ بہ نسبت کسی نوع
 کی یہ نہ عام ہے نہ خاص اسلئے کہ یہ صادق الی ہے دس عقول پر جو دخل جزئیات ہیں
 اور اس پر سو اجنس کے کہ وہ جوہر ہے اور کوئی نوع نہیں ہے متقدمین کی رائے یہ ہے
 کہ نوع حقیقی و اضافی میں بہ نسبت عموم و خصوص مطلق کے ہے باینوجہ کہ جو نوع حقیقی
 ہے وہ اضافی بھی ہے اور ہر اضافی حقیقی نہیں لیکن متاخرین کی رائے یہ ہے کہ ان میں
 نسبت عموم و خصوص میں وجہ کی ہے اسلئے کہ انسان نوع حقیقی بھی ہے اور نوع اضافی
 بھی اور حیوان نوع حقیقی نہیں نوع اضافی ہے اور نقطہ نوع حقیقی ہے نوع اضافی نہیں اسلئے
 کہ نقطہ ایک حقیقت بسیط ہے کہ جسکے لئے کوئی جزو نہیں اور جب جزو اسکے لئے نہیں تو اس کے
 لئے کوئی جنس بھی نہیں اور جب جنس نہیں تو فصل بھی اسکے لئے نہیں پس یہ فقط نوع
 حقیقی ہے +

بحث ترتیب جنسی

حاصل کہ اضافی نوعوں میں ترتیب جنسوں میں بھی ہے مگر فرق یہ ہے کہ نوعوں
 کی ترتیب عالی سے سافل کیطرت ہے اور جنسوں کی ترتیب سافل سے عالی کیطرت ہے

عقلاً و نفساً و جوارحاً
 مرتبہ و مندرجہ
 و مندرجہ و مرتبہ

مثلاً انواع الانواع کہ جبکہ بعد کوئی نوع نہیں انسان ہے اور جنس الاناس کہ جسم
اور کوئی جنس نہیں جو ہر ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ ذل عقلین عقل مطلق کی نہیں
ہیں اور جو عقل کے لئے جنس نہیں تو عقل جنس مفروضہ اسلئے کہ اس صورت میں اس کے
نیچے کوئی جنس نہیں کہ یہ اس سے عام ہوا اور اس پر کوئی جنس نہیں کہ جس سے
خاص ہو +

بحث تعریفات

جس شے معلوم کے تصور کرنے سے کسی شے غیر معلوم کا علم حاصل ہوا اسکو معرفت کہتے
ہیں معرفت کی تباقیات ہیں مثلاً رسم ناقص رسم تام رسم ناقص جو مرکب ہو
جنس قریب اور فصل قریب وہ حد تام ہے مثلاً حیوان ناطق حد تام ہے انسان کی
اور جو مرکب ہو جنس بعید اور فصل قریب ہے یا فقط فصل قریب معرفت ہو تو وہ حد ناقص
مثلاً جسم ناطق حد ناقص انسان کی ہے اور ناطق فقط بھی حد ناقص اسکی ہے۔

اور جو مرکب ہو جنس قریب اور خاصہ وہ رسم تام ہے مثلاً حیوان خاصہ رسم تام ہے
انسان کی اور جو مرکب ہو جنس بعید اور خاصہ وہ رسم ناقص ہے مثلاً جسم خاصہ
رسم ناقص ہے انسان کی اور جو معرفت مرکب ہو معرفت تعریفات سے کہ جو مجموعہ کسی
حقیقت خاصہ کے لئے ہوں اسکو بھی رسم ناقص کہتے ہیں مثلاً دو بانوں سے چلنے والا
اور جوڑے ناخن والا اور سیٹھا قد والا اور منہٹے والا اپنی طبیعت سے رسم ناقص
انسان کی ہے اسلئے کہ یہ سب چیزیں جو اس میں مذکور ہیں سوائے انسان کے اور کسی
حقیقت میں بالی نہیں جاتیں اور جو شے غیر معلوم ہو معرفت وہ بہر شے غیر معلوم
کی نہیں ہو سکتی مثلاً کہا جائے کہ بیٹا اسکو کہتے ہیں کہ جبکا باپ ہوا اور باپ اسکو کہتے

یعنی معرفت تعریفات سے کہ جو مجموعہ کسی
حقیقت خاصہ کے لئے ہوں اسکو بھی رسم ناقص کہتے ہیں
مثلاً دو بانوں سے چلنے والا اور جوڑے ناخن والا اور سیٹھا
قد والا اور منہٹے والا اپنی طبیعت سے رسم ناقص

کہ جبکہ بیٹا ہو تو یہ تعریف مفید علم نہیں ہے اسلئے کہ باپ اور بیٹا دو نوشتے مہول ہیں
تعریف میں ایسے الفاظ بھی نہ کہنے چاہئیں کہ جو ہر حال میں نہ ہوں اور سائل جنسی مقصد
نہ سمجھ سکے مثلاً گویا نہیں جانتا کہ غصہ اعلیٰ کو مناسب ہے اوس سے یہ کہنا کہ اگر غصہ اعلیٰ
ہے مناسب نہیں اور جو چیز کہ بہ نسبت شے غیر معلوم کے عام یا خاص ہو وہ بھی مہول
نہیں ہو سکتی پس لازم ہے کہ معرفت شے مہول وہ چیز ہو کہ جسکو سائل خوب جانتا
ہے۔

بحث قضایا

قضیہ اوس قول کو کہتے ہیں کہ جسکی نسبت احتمال صدق و کذب ہو مثلاً کہا جائے کہ زید
تایم ہے تو دونوں احتمال صدق اور کذب کے ہو سکتے ہیں یعنی ممکن ہے کہ زید تایم ہو یا
تایم نہ ہو قضیہ کی دو قسمیں ہیں حلیہ اور شرطیہ حلیہ اسکو کہتے ہیں کہ جسین کوئی شے
کسی شے کے لئے ثابت قرار دی گئی ہو یا غیر ثابت مثلاً کہا جائے کہ زید کا تب ہے یا زید کا تب
نہیں پہلی مثال حلیہ موجبہ کی ہے اور دوسری حلیہ سلب کی۔

قضیہ حلیہ مرکب ہوتا ہے دو مفردوں سے جسکو اطراف قضیہ کہتے ہیں طرف اول یعنی مفرد
اول کو موضوع اور دوم کو محمول کہتے ہیں موضوع وہ ہے کہ جسکے لئے کوئی چیز
ثابت یا غیر ثابت قرار دی جائے اور محمول وہ چیز ہے کہ جو موضوع کے لئے ثابت یا
غیر ثابت قرار دی جاتی ہے۔

اور قضیہ شرطیہ مرکب ہوتا ہے دو قضیہ حلیہ سے مثلاً اگر آفتاب روشن ہے
تو دن موجود ہے (قضیہ شرطیہ ہے مرکب دو قضیہ حلیہ سے آفتاب روشن ہے
ایک قضیہ حلیہ ہے اور دن موجود ہے دوسرا قضیہ حلیہ ہے اور لفظ اگر اور تو
حروف شرط و جزا ہیں پہلے قضیہ کو مقدم اور پچھلے کو تالی کہتے ہیں قضیہ شرطیہ

قضیہ شرطیہ مرکب ہوتا ہے دو قضیہ حلیہ سے
مثلاً اگر آفتاب روشن ہے تو دن موجود ہے
ایک قضیہ حلیہ ہے اور دن موجود ہے دوسرا قضیہ حلیہ ہے
اور لفظ اگر اور تو حروف شرط و جزا ہیں پہلے قضیہ کو مقدم
اور پچھلے کو تالی کہتے ہیں قضیہ شرطیہ

دو قسمین ہیں متصلہ اور منفصلہ جب ایک قضیہ کا سچا یا جھوٹا ہونا دوسرے قضیہ کے
 سچ ہونے پر موقوف ہو تو اسکو شرطیہ متصلہ کہتے ہیں مثلاً کہا جائے کہ (بیم چیز
 انسان ہے تو یہ چیز انسان ہے) اس میں یہ کہنا کہ حیوان ہے اس صورت میں مساوی آتا
 کہ جب اسکا انسان ہونا ثابت ہو یہ مثال شرطیہ متصلہ موجب کی ہے اور مثلاً کہا جائے
 کہ (اگر یہ چیز انسان نہیں ہے تو پتھر ہے یہ بات نہیں) تو قضیہ شرطیہ متصلہ سلبی
 ہے اسلئے کہ اس میں نفی اس بات کی ہے کہ اگر یہ چیز انسان نہیں تو پتھر ہے شرطیہ متصلہ کی بھی
 دو قسمین ہیں لزومیہ اور اتفاقیہ۔ لزومیہ اسکو کہتے ہیں کہ جبکہ مقدم اور تالی میں کوئی
 علاقہ پایا جائے یعنی کوئی تعلق ہوں دو نو میں ایسا ہو کہ اس کے سبب تالی کا مقدم
 سے علیحدہ ہونا ممکن نہ ہو اور تعلق کی دو صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ مقدم علت ہو
 تالی کے لئے یا تالی علت ہو مقدم کے لئے یا دونو مقدم اور تالی معلول ہوں کسی
 دوسری چیز کی جو چیز کسی دوسری چیز کے سبب پائی جاتی ہے وہ معلول ہے اور وہ چیز کہ
 جبکہ سبب سے وہ پائی جاتی ہے اسکی علت ہے جب کہا جائے کہ (اگر آفتاب موجود ہو تو
 دن ہوگا) تو یہ قضیہ متصلہ لزومیہ ہے اسلئے کہ آفتاب کا موجود ہونا دن ہونیکے لئے
 علت ہے اور جب کہا جائے کہ (اگر دن موجود ہوگا تو آفتاب موجود ہوگا) تو یہ بھی
 قضیہ متصلہ لزومیہ ہے اسلئے کہ وجود دن سے طلوع ہونا آفتاب کا لازم آتا ہے اور جب
 کہا جائے کہ (اگر دن موجود ہوگا تو زمین روشن ہوگی) تو یہ بھی قضیہ متصلہ لزومیہ
 ہے اس میں دن کا موجود ہونا اور زمین کا روشن ہونا دونو چیزیں معلول ہیں تیسرے
 چیز کی یعنی طلوع آفتاب کی کہ اس کے سبب دن بھی موجود ہوتا ہے اور زمین بھی
 روشن ہوتی ہے اور دوسری صورت تعلق کی یہ ہے کہ ایک چیز باون سمجھے

دوسری چیز کی سمجھی جا مثلاً کہا جائے کہ (زید باپ سے عمر کا تو عمر اسکا بیٹا ہے) تو اس صورت میں
 سمجھنا اس بات کا کہ زید عمر کا باپ ہے موقوف ہے اس بات کے سمجھنے پر کہ عمر اسکا بیٹا ہے اور
 کہ عمر اسکا بیٹا ہے اس بات کے سمجھنے پر موقوف ہے کہ زید عمر کا باپ ہے پس ان دونوں باتوں میں علامۃ
 تضاد کا ہے یعنی مقدم تو تالی پر موقوف ہے اور تالی مقدم پر واجب یہ دونوں صورتیں تعلق کی جو
 قضیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ میں ہوتی ہیں موجود نہ ہوں صرف بحسب اتفاق مقدم اور
 تالی کا وجود واقع ہوا ہو تو اسکو قضیہ شرطیہ متصلہ اتفاقیہ کہتے ہیں مثلاً کہا جائے
 (اگر انسان ناطق ہے تو گدھا ناطق ہے) تو اس صورت میں ناطق ہونا انسان کا اور ناطق
 گدھے کا نہ علت باہد گر ہے نہ یہم دونوں معلول ہیں تیسری چیز کی نہ ان میں تعلق نہ تھا
 ہے یہم صرف اتفاقی اور یہم مراد ناطق سے یہم ہے کہ انسان صاحب قوت ذرا کہ اور
 بولنے والا ہے اور ناطق سے مراد یہم ہے کہ فقط بولنے والا ہے صاحب قوت ذرا کہ
 نہیں ہے قضیہ شرطیہ متصلہ اسکو کہتے ہیں کہ جبکہ مقدم اور تالی میں باہم منافات
 ہو یعنی ہر ایک دوسرے کا ضد ہو منفصلہ کی تین قسمیں ہیں حقیقیہ و مانعۃ الجمع و مانعۃ
 مثال اول (یہم عدد زوج ہے یا فرد ہے) جو عدد زوج ہے وہ فرد اور جو فرد ہے
 وہ زوج نہیں ہو سکتا اور جو زوج نہیں ضرور وہ فرد ہے اور جو فرد نہیں ہے
 وہ زوج ہے پس اس صورت میں کہ منافات حقیقی ہے اسکو حقیقیہ کہتے ہیں مثال دوم یہم
 چیز انسان ہے یا فرس) ظاہر ہے کہ جو انسان ہو وہ فرس نہیں ہو سکتا مگر یہ ممکن ہے کہ
 چیز انسان ہو نہ فرس پس اس صورت میں کہ اس چیز کو انسان اور فرس دونوں میں کہہ سکتے
 قضیہ مانعۃ الجمع ہے یعنی یہم دونوں باتیں جمع نہیں ہو سکتیں مثال سوم (زید پانی میں
 ہے یا پانی میں ڈوبا ہوا نہیں ہے) ممکن ہے کہ زید پانی میں ہو اور ڈوبا ہوا ہو مگر یہ

ممکن نہیں ہے کہ پانی میں نہوا اور ڈوبا ہوا ہولیس اس صورت میں کہ بغیر موجود ہونے کے
 پانی میں اوسکا اوسمین ڈوبنا ممکن نہیں ایسے قضیہ کو مانعۃ الخلو کہتے ہیں یعنی جمع ہونا
 تو ان دونوں باتوں کا صحیح ہے کہ زید پانی میں ہوا اور نہ ڈوبا ہوا ہو مگر یہ ایک بات کہ وہ
 پانی میں نہوا اور ڈوبا ہوا ہو یعنی ضد قول اول صحیح نہیں ہو سکتی اور ہر ایک ان تینوں
 قضیوں میں سے یا عنادیہ ہوتا ہے یا اتفاقیہ اگر منافات دونوں جز کی ذات میں ہو تو عنادیہ
 ہے اور اگر بحسب اتفاق ان میں منافات ہو تو اتفاقیہ ہے مثالین عنادیہ کی وہی ہیں
 جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اور اتفاقیہ کی مثالین یہ ہیں کہ کسی شخص سیاہ غیر کاتب کی نسبت
 اگر کہا جائے کہ یہ شخص یا سیاہ ہے یا کاتب (تو یہ قضیہ منفصلہ اتفاقیہ حقیقیہ ہے
 اسلئے کہ مفہوم لفظ سیاہ اور کاتب میں فی الحقیقت کچھ منافات نہیں ہے مگر شخص سیاہ
 غیر کاتب ہونا بحسب اتفاق فرض کر لیا گیا ہے اور اگر کہا جائے کہ یہ شخص غیر سیاہ
 یا کاتب تو یہ قضیہ منفصلہ اتفاقیہ مانعۃ الجمع ہے اسلئے کہ شخص سیاہ غیر کاتب کی نسبت
 یہ امر کہ غیر سیاہ بھی ہوا اور کاتب بھی ہو صحیح نہیں ہو سکتا اور اگر کہا جائے کہ یہ سیاہ
 ہے یا غیر کاتب تو یہ قضیہ منفصلہ اتفاقیہ مانعۃ الخلو ہے اسلئے کہ یہ دونوں باتیں شخص سیاہ
 غیر کاتب میں غیر صادق نہیں ہو سکتی ہیں قضیہ حملہ کی تین چیز ہوتے ہیں موضوع و محمول
 و نسبت تعریف موضوع و محمول کی پہلے ہو چکی اور مراد نسبت سے ایک ربط ہے کہ جو امر
 ذہنی ہے کہ ما بین موضوع و محمول ہوتا ہے اور اردو میں لفظ تھے سے اس نسبت کا
 ہونا ثابت ہوتا ہے مثلاً زید قائم ہے میں زید موضوع ہے اور قائم محمول اور ہے
 وہ لفظ ہے کہ جس سے نسبت ثابت ہوتی ہے +

قضیہ حملہ میں موضوع شخص بعین ہو تو ہو سکو قضیہ شخصیہ اور یا مخصوصہ کہتے ہیں مثلاً

زید کا تہ ہے یہ قضیہ شخصیت ہے اسلئے کہ زید جو ایک شخص ہیں و خاص ہے اس میں موضوع ہے اور جب موضوع اور کمالی ہوا اور قضیہ میں مقدار افراد موضوع کی بیان کیا جائے اور اسکو قضیہ مسورہ یا محصورہ کہتے ہیں اور جس لفظ سے مقدار کا بیان کیا جاتا ہے اسکو (سور) کہتے ہیں مثلاً (ہر انسان حیوان ہے یا سب انسان حیوان ہیں) قضیہ مسورہ ہے اسلئے کہ کل افراد انسان کی نسبت حیوان کا مصادق آنا مذکور ہوا ہے اور لفظ (ہر) یا (سب) سور ہے جو دلالت کرتا ہے اس پر کہ کل افراد انسان حیوان ہیں۔ قضیہ مسورہ کی جائزت میں موجب کلیہ و موجب جزئیہ و سالبہ کلیہ و سالبہ جزئیہ جب ثبوت کسی چیز کا موضوع کے لئے ہوا اور لفظ کل یا سب یا ہر کا افراد موضوع کے لئے بیان کیا جائے تو موجب کلیہ ہے مثلاً (کل انسان حیوان ہیں) موجب کلیہ ہے اسلئے کہ حیوان ہونا کل انسان کا قرار دیا گیا ہے اور جب بعض افراد موضوع کے لئے کوئی چیز ثابت قرار دیا جائے تو وہ موجب جزئیہ ہے مثلاً بعض حیوان انسان ہیں) موجب جزئیہ ہے اسلئے کہ منہلہ حیوانات بعض کا انسان ہونا قرار دیا گیا ہے اور جب کسی چیز کا ہونا کل افراد موضوع کی نسبت قرار دیا جائے تو سالبہ کلیہ ہے اور جب بعض افراد موضوع کی نسبت ہونا کسی چیز کا قرار دیا جائے تو سالبہ جزئیہ ہے مثال اول (کوئی انسان تپھر نہیں ہے) اور مثال دوم (بعض حیوان انسان نہیں ہے)۔

اگر قضیہ حملہ میں موضوع کلی ہو مگر افراد موضوع کی مقدار لفظ کل یا بعض وغیرہ سے نہ بیان کی گئی ہو اور حکم باعتبار طبیعت موضوع کے ہونے باعتبار افراد موضوع کے تو اسکو طبیعت کہتے ہیں اور اس میں حکم باعتبار افراد موضوع کے ہو تو مہملہ کہتے ہیں مثلاً حیوان جس ہے قضیہ طبیعت ہے اسلئے کہ افراد حیوان مراد نہیں ہیں فقط جنسیت حیوان

مقصود ہے اور مثلاً (حیوان انسان ہے) قضیہ مہملہ ہے اسلئے کہ یہاں حیوان سے فرد موضوع مراد ہے قضیہ مہملہ بمنزلہ قضیہ جزئیہ کے ہوتا ہے یعنی جہاں مہملہ صادق آتا ہے وہاں جزئیہ بھی صادق آتا ہے اور جہاں جزئیہ صادق آتا ہے وہاں مہملہ بھی صادق آتا ہے جب یہ کہہ سکتے ہیں کہ حیوان انسان ہے تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ بعض حیوان انسان ہے اور سید طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ بعض حیوان انسان ہے تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ حیوان انسان ہے اسلئے کہ ہر گاہ یہ ثابت ہو کہ بعض حیوان انسان ہے تو بلا ترقی کلیت یہ کہنا کہ حیوان انسان ہے صحیح ہے ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ قضیہ میں افراد موضوع اور طبیعت موضوع دونوں پر حکم ہو لیکن ایسا قضیہ بنوم میں مستقل نہیں ہے اور قضیہ طبعیہ بھی علوم میں مستقل نہیں ہے چنانچہ اسی سبب سے شیخ بوعلی نے اوسکو ذکر اقسام میں داخل نہیں کیا اگر قضیہ میں ثبوت محمول کا اولن افراد موضوع کے لئے ہو کہ جو خارج میں متحقق ہوں تو اوسکو قضیہ خارجیہ کہتے ہیں مثلاً (کل انسان حیوان ہیں) یعنی جو انسان کہ خارج میں ہے وہ حیوان خارج میں ہے اور اگر ثبوت محمول کا عام کل افراد موضوع کے لئے ہو کہ وہ خارج میں موجود ہوں یا نہ ہوں بشرطیکہ خارج میں اولن کا موجود ہونا ممکن ہو تو اوسکو قضیہ حقیقیہ کہتے ہیں اسکی مثال بھی یہی مثال ہو سکتی ہے جو خارجیہ میں مذکور ہوئی یعنی اس قید سے کہ جو انسان خارج میں ہے وہ حیوان بھی خارج میں ہے قضیہ خارجیہ نہ ہے اور دوسرا اعتبار سے کہ جب کوئی نئے خارج میں ایسی موجود ہو کہ اوسکو انسان کہہ سکتے ہوں تو وہ حیوان بھی ہے قضیہ حقیقیہ ہے ان دونوں صورتوں میں اعتبار کا فرق ہے اور جب ثبوت محمول کا ایسے موضوع کے لئے ہو کہ کوئی فرد اوسکے خارج میں پائی نہ جائے اور خارج میں

اوسکا موجود ہونا صحیح نہ صرف ذہن میں اوسکا وجود متصور ہوتا تو اوسکو قضیہ
 ذہنیہ کہتے ہیں مثلاً یہ قضیہ کہ (شریک خدا کا متنع ہے) قضیہ ذہنیہ ہے معنی
 اسکے یہ ہیں کہ شریک خدا جسکا وجود صرف ذہن میں متصور ہو سکتا ہے متنع ہے
 اگر حرف نفی کا قضیہ حلیہ میں موضوع یا محمول کا جزو ہو جائے تو اوسکو قضیہ فعلیہ
 کہتے ہیں کبھی حرف نفی صرف جزو موضوع کا ہوتا ہے اور کبھی صرف جزو محمول کا
 اور کبھی دونوں کا اول کو معدولہ الموضوع اور دوم کو معدولہ المحمول اور سوم
 معدولہ الطرفين کہتے ہیں اور معدولہ موجبہ بھی ہوتا ہے اور سالبہ بھی ہوتا ہے

مثال اول بے حیات پتھر ہے بے حیات دانا نہیں ہے

مثال دوم پتھر بے شعور دارادہ ہے باشعور بے حیات نہیں ہے

مثال سوم بے حیات بے عقل ہے بے حیات غیر حجاب نہیں ہے

اور جب حرف نفی جزو طریقین قضیہ کا نہ ہو تو اوسکو قضیہ محصلہ کہتے ہیں قضیہ موجبہ
 ہوں یا سالبہ اور بعض صرف موجبہ کو محصلہ کہتے ہیں اور سالبہ کو بسیطہ +

بحث قضایا موجبہ

قضیہ حلیہ میں جو نسبت محمول کے موضوع کے ساتھ ہو وہ ایجابی ہو یا سلبی ^{حقیقت}
 وہ ضروری ہوتی ہے یا ممکن یا متنع یا دائمی یا غیر ضروری اور غیر دائمی اور یا
 مثل اسکے کوئی کیفیت اوسکے لئے ہوتی ہے اس کیفیت کو مادہ قضیہ یا عنصر قضیہ
 کہتے ہیں اور ایسے قضیہ کو حسین یہ کیفیت نسبت کی مذکور ہو موجبہ کہتے ہیں -

قضایا موجبہ جو داخل بحث اس علم میں ہیں پندار میں آئندہ ادنین سے بسیطہ
 اور سات مرکبہ مراد بسیطہ سے یہ ہے کہ وہ کسی جہت کے ساتھ موجبہ فقط ہو یا سالبہ

اور معنی مرکب کے یہ ہیں کہ وہ مرکب ہو دو قضیوں سے جو باہم ایجاب سلب میں
مخالف ہوں -

پہلا قضیہ موجب سلب ضروریہ مطلقہ ہے کہ اس میں ثبوت محمول کا موضوع کے لئے
بلا قید وقت و صفت موضوع تا موجود ہونے ذات موضوع کے ضروری ہوتا ہے
مثلاً کل انسان ضرور حیوان ہیں یا یہ کہ کوئی فرد انسان بالضرور پتھر نہیں ہے +
دوسرا قضیہ دائیہ مطلقہ ہے اس میں دوام ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لئے
تا موجود ہونے ذات موضوع کے بلا قید وصف وغیرہ کے ہوتا ہے مثلاً
کل انسان ہمیشہ حیوان ہیں یا یہ کہ کوئی فرد انسان کبھی پتھر نہیں ہے -

تیسرا مشروطہ عامہ ہے اس میں ضرورت ثبوت یا سلب محمول کے موضوع کے لئے
لشراط موصوف ہونے موضوع کے کسی صفت معین کے ساتھ ہو مثلاً ہر کاتب کی
اونگلیاں تا وقتیکہ وہ لکھتا ہے ضرور متحرک ہیں یا چونکہ کاتب ہے جب تک کہ وہ
لکھتا ہے اوسکی اونگلیاں ضرور غیر متحرک نہیں ہیں +

چوتھا عرفیہ عامہ ہے اس میں دوام ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لئے لشراط موصوف
ہونے موضوع کے کسی صفت کے ساتھ ہوتا ہے مثلاً ہر کاتب کی اونگلیاں تا وقتیکہ
وہ لکھتا ہے ہمیشہ متحرک ہیں یا چونکہ کاتب ہے اوسکی اونگلیاں جب تک کہ وہ لکھتا ہے
ہمیشہ غیر متحرک نہیں ہیں -

پانچویں مطلقہ عامہ ہے اس میں ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لئے بالفعل ہوتا
ہے مراد بالفعل سے زمانہ حال ہے نہیں ہے معنی اسکے یہ ہیں کہ کسی وقت زمانہ نامی
بحال مستقبل میں موضوع کے لئے ثبوت یا سلب محمول کا متحقق ہو مثلاً : اطلاعات

عام ہر انسان فنا کا ہے یا بہ اطلاق عام ہر انسان ضائع نہیں ہے +

چھٹا ممکنہ عام ہے اس میں سلب ضرورت امر مخالف کا ہوتا ہے خواہ قضیہ موجب ہو یا سلبہ مثلاً ہر آگ گرم ہے یا مکان عام قضیہ موجب ممکنہ عام ہے یعنی دور ہونا گرمی کا آگ سے ضروری نہیں اور کوئی ٹھنڈی شے گرم نہیں ہے یا مکان عام قضیہ سلبہ ممکنہ عام ہے یعنی گرم ہونا ٹھنڈی چیز کا ضرور نہیں ہے -

ساتواں قضیہ مطلقہ ہے اس میں حکم ضرورت نسبت محمول کا موضوع کے ساتھ کئی

معین کی قید سے ہوتا ہے مثلاً ہر چاند گہنا جاتا ہے بالضرورۃ او سوت کہ جب زمین سورج

اور چاند کے بیچ حائل ہوتی ہے یا کبھی چاند گہن میں نہیں آتا بالضرورۃ او سوت کہ جب

سورج اور چاند میں زمین حائل نہیں ہوتی یہ دونوں قضیہ وقتیہ مطلقہ ہیں پہلا موجب اور دوسرا سلبہ -

اٹھواں قضیہ منتشرہ مطلقہ ہے اس میں حکم ضرورت نسبت محمول کا موضوع کے ساتھ کسی وقت بلا قید وقت معین کے ہوتا ہے مثلاً (ہر انسان کسی وقت ضرور تنفس ہے)

قضیہ منتشرہ مطلقہ موجب ہے اور (ہر انسان کسی وقت ضرور تنفس نہیں) قضیہ منتشرہ مطلقہ سلبہ ہے پہلا قضیہ منجملہ مرکبات مشروطہ خاصہ ہے یہ قضیہ یعنی قضیہ منتشرہ عامیہ فقط فرق بقدر ہے کہ قیلا دوام ذاتی اس میں زیادہ ہوتی ہے یعنی جو نسبت قضیہ

میں مذکور ہے بالعموم ذات موضوع کے لئے اس کا ضروری ہونا فقط لا دوام یا ہمیشہ ظاہر کیا جاتا ہے اور ضروری ہونا اس کا فقط تا وقت موصوف ہونے ذات موضوع

کے کسی صفت معین کے ساتھ ہوتا ہے مثلاً ہر کاتب کی انگلیاں تا وقتیکہ وہ لکھتا

ضرور متحرک ہیں ہمیشہ یا جو شخص کاتب ہے جب تک کہ وہ لکھتا ہے اس کی انگلیاں

ضرور غیر متحرک نہیں ہے ہمیشہ اس قضیہ میں نہ ہمیشہ کے لفظ سے دوسرا قضیہ
 بنتا ہے کہ جو دوسرا جز اس قضیہ مرکبہ کا ہے پس موجبہ شرط خاصہ مرکبہ ہے
 موجبہ شرط عامہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے جو لفظ نہ ہمیشہ سے پیدا ہوتا ہے
 اور سالبہ شرط خاصہ مرکبہ ہے سالبہ شرط عامہ اور موجبہ مطلقہ عامہ سے
 جو لفظ نہ ہمیشہ سے پیدا ہوتا ہے دوسرا قضیہ مرکبہ عرفیہ خاصہ ہے جو بعینہ
 عرفیہ عامیہ ہے الاہمیں قید لا و ام ذاتی کی زیادہ ہے مثلاً ہر کاتب کی اولاد گلیا
 تا وقتیکہ وہ لکھتا ہے ہمیشہ متحرک ہیں نہ ہر وقت یا کسی کاتب کی اولاد گلیا
 تا وقتیکہ وہ لکھتا ہے ہمیشہ غیر متحرک نہیں ہیں نہ ہر وقت پہلی مثال کا قضیہ جو
 موجبہ ہے اس میں پہلا جز قضیہ موجبہ عرفیہ عامیہ ہے اور دوسرا جز قضیہ سالبہ
 مطلقہ عامہ ہے جو مفہوم لفظ نہ ہر وقت سے پیدا ہوتا ہے اور دوسری
 مثال کا قضیہ جو سالبہ ہے اس میں پہلا جز قضیہ سالبہ عرفیہ عامہ ہے اور دوسرا
 جز قضیہ موجبہ مطلقہ عامہ ہے جو مفہوم لفظ نہ ہر وقت سے پیدا ہوتا ہے
 تیسرا قضیہ مرکبہ وجودیہ لازوریہ ہے اس میں عدم ضرورت ذاتی بہ نسبت
 محمول کی موضوع کے لئے مذکور ہوتی ہے یہ قضیہ مثل قضیہ مطلقہ عامہ کے ہے
 مگر اس میں قید عدم ضرورت ذاتی کی ہوتی ہے مثلاً موجبہ ہر انسان ضاحک ہے
 بالفضل مگر نہ بالضرورة اور سالبہ مثلاً کوئی انسان ضاحک نہیں ہے بالفعل
 مگر نہ بالضرورة مثال موجبہ میں جز اول قضیہ موجبہ مطلقہ عامہ ہے اور دوم
 سالبہ ممکنہ عامہ ہے جو لفظ نہ بالضرورة سے مفہوم ہوتا ہے اور مثال سالبہ میں
 جز اول قضیہ سالبہ مطلقہ عامہ ہے اور دوم موجبہ ممکنہ عامہ ہے جو لفظ نہ بالضرورة

سے مفہوم ہوتا ہے مراد لفظ بالفعل سے مثال قضیہ وجودیہ لا ضروریہ بالطلاق
 جو محقق قضیہ مرکبہ وجودیہ لادائمہ ہے اس میں بقید لادوام ذاتی کی درباب نسبت
 محمول کے موضوع کے لئے ہوتی ہے اور یہ مرکب ہوتا ہے دو قضیہ مطلقہ عامہ سے
 جن میں ایک موجب ہوتا ہے اور دوسرا سالبہ مثلاً ہر انسان ضاحک ہے بالفعل ہمیشہ
 یہ موجب وجودیہ لادائمہ ہے پہلا جز اس کا موجب مطلقہ عامہ ہے اور دوسرا جو لفظ
 نہ ہمیشہ سے مفہوم ہوتا ہے سالبہ مطلقہ عامہ ہے اور ہر انسان ضاحک نہیں ہے
 بالفعل نہ ہمیشہ یہ سالبہ وجودیہ لادائمہ ہے پہلا جز اس کا سالبہ مطلقہ عامہ ہے اور دوسرا
 موجب مطلقہ عامہ ہے جو لفظ نہ ہمیشہ سے مفہوم ہوتا ہے مراد لفظ بالفعل سے
 اس قضیہ میں اطلاق عام ہے جبکہ ذکر مطلقہ عامہ میں ہوا ہے -
 پانچواں قضیہ مرکبہ وقتیتہ ہے اس میں حکم ضرورت ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے
 لئے وقت معین میں بقید لادوام ذاتی کے ہوتا ہے مثلاً ہر جائزے نور ہو جاتا ہے
 بالضرورة جبکہ زمین مابین چاند اور سورج کے حامل ہو جاتی ہے نہ ہمیشہ یہ قضیہ
 موجب وقتیتہ ہے اور ترکیب کی موجب وقتیتہ مطلقہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے ہے جو لفظ
 نہ ہمیشہ سے مفہوم ہوتا ہے اور ہر جائزے نو نہیں ہے بالضرورت وقت نہ حامل ہوئے
 زمین کے مابین سورج اور چاند کے نہ ہمیشہ یہ قضیہ سالبہ وقتیتہ ہے اور ترکیب
 اس کی سالبہ وقتیتہ مطلقہ اور موجب مطلقہ عامہ سے ہے جو لفظ نہ ہمیشہ سے مفہوم ہوتا ہے
 چھٹا قضیہ مرکبہ منتہیہ ہے اس میں حکم ضرورت ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے
 لئے وقت غیر معین میں بخلہ اوقات وجود موضوع کے ہوتا ہے اور بقید لادوام
 ذاتی کے بھی ہوتی ہے مثلاً موجب یہ ہے کہ ہر انسان تنفس ہے کسی وقت بالضرورة

مگر ہمیشہ ترکیب اسکی موجب نشر و مطلقہ اور سالبہ مطلقہ عامۃ سے ہے جو افظانہ
 ہمیشہ سے مفہوم ہوتا ہے اور سالبہ یہ ہے کہ ہر انسان متفق نہیں ہے بالضرورة
 کسی وقت مگر ہمیشہ ترکیب اسکی سالبہ نشر و مطلقہ اور موجب مطلقہ عامۃ سے ہے
 سائبان قضیہ مرکبہ ممکنہ خاصہ ہے اسین حکم عدم ضرورت مطلقہ ثبوت اور سالبہ
 نسبت محمول کا موضوع کے لئے معاً ہوتا ہے یعنی ثبوت اور سلب دونو کا غیر ضروری
 ہونا قرار دیا جاتا ہے موجب کی مثال یہ ہے کہ ہر انسان کاتب ہے بامکان
 خاص اور سالبہ کی مثال یہ ہے (ہر انسان کاتب نہیں ہے بامکان خاص)
 ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ ثبوت یا سلب کتابت کا اذعان سے ضرور نہیں ہے
 اور جب کسی چیز کا ثبوت اور سلب اسکا کسی شے کے لئے ضروری نہ ہو تو اسکو
 امکان خاص کہتے ہیں ممکنہ خاصہ مرکب ہوتا ہے دو ممکنہ عامۃ سے جنین ایک
 موجب ہوتا ہے اور دوسرا سالبہ باین وجہ کہ امکان عام کہتے ہیں سلب
 ضرورت کو جانب مخالف سے اور جانب مخالف ایجاب کے سلب سلب کی جانب
 مخالف ایجاب ہے پس جب نفی ہوئی ضرورت کی جانب ایجاب میں کہ مخالف سلب
 ہے تو ایک ممکنہ عامۃ پایا گیا اور جب نفی ضرورت کی ہوئی جانب سلب میں
 کہ مخالف ایجاب ہے تو دوسرا ممکنہ عامۃ پایا گیا۔ ملاحظہ سے کہ قضیہ
 حملیہ سورہ اور صہلہ اور مخصوصہ ہوتا ہے شرطیہ بھی سورہ اور صہلہ اور
 مخصوصہ ہوتا ہے اگر قضیہ شرطیہ میں تالی مقدم کے لئے کل و شمول
 جو مقدم کے لئے حاصل ہو سکتے ہیں لازم یا سائد ہو تو وہ قضیہ شرطیہ کلیہ
 مثلاً کہا جائے کہ اگر کتاب نکلا ہے تو دن سوجو ہے یہ قضیہ شرطیہ کلیہ

متصلہ لزومیہ ہے اسلئے کہ دن موجود ہے جو تالی ہے آفتاب نکلا ہے کئے
جو مقدم ہے لازم ہے ہر صورت میں اور اگر کہا جائے کہ یہ عدد زوج ہے یا فرد
تو یہ تفسیہ شرطیہ کلیہ منفصلہ عناد یہ ہے اسلئے کہ یا فرد جو تالی ہے یہ عدد زوج
ہے کئے جو مقدم ہے ہر صورت میں معاند ہے اگر تفسیہ شرطیہ میں تالی مقدم کے
لئے بعض وضعوں پر لازم یا معاند ہو تو وہ شرطیہ جزئیہ ہے مثلاً کہا جائے
کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو شے حیوان ہو وہ انسان ہو تو تفسیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ
جزئیہ ہے اور اگر کہا جائے کبھی یا شمس طالع ہوتا ہے یا رات ہوتی ہے تو یہ
تفسیہ شرطیہ منفصلہ عناد یہ جزئیہ ہے اور جب تفسیہ شرطیہ میں تالی کا مقدم
کئے لئے لازم یا معاند ہونا کسی وضع یا زمان میں پر منحصر ہو تو وہ تفسیہ شخصییہ
مثلاً کہا جائے اگر آج تو میرے پاس آئیگا تو میں تیرا اکرام کروں گا یہ تفسیہ
شرطیہ شخصییہ ہے اسلئے کہ اکرام کا کرنا صرف آج ہی کے اسنے پر منحصر کیا گیا ہے
تفسیہ شرطیہ میں زمانہ اور وضع بمنزلہ فرد تفسیہ کلیہ کے ہے یعنی کلیہ میں کسی فرد
میں کی نسبت حکم کرنے سے تفسیہ شخصییہ ہو جاتا ہے اور شرطیہ میں کسی وقت
یا وضع میں کی قید کے ساتھ حکم کرنے سے تفسیہ شخصییہ ہو جاتا ہے سو موجبہ
کلیہ کا شرطیہ متصلہ میں لفظ جب کبھی کا ہے یا اور کوئی لفظ جس سے کلیت
ظاہر ہوتی ہو اور سور موجبہ منفصلہ کلیہ کا لفظ ہمیشہ کا ہے یا اور کوئی لفظ
جو اسکا ہم معنی ہو اور سور سالبہ کلیہ کا متضاد اور منفصلہ میں لفظ ہرگز نہیں کا
ہے یا کوئی اور لفظ اسکا ہم معنی اور سور موجبہ جزئیہ کا متضاد اور منفصلہ
میں لفظ کبھی ہوتا ہے یا اور کوئی لفظ ہم معنی اسکا ہوتا ہے اور سور سالبہ

جزئیہ کا متصل اور منفصلہ میں لفظ کبھی نہیں ہوتا یا اور کوئی لفظ ہم معنی اسکا ہوتا ہے اور جب کوئی ایسا لفظ جسکو سور کہا جائے قضیہ میں نہ ہو اور فقط لفظ جو کا شرطیہ متصلہ میں اور لفظ یا کا شرطیہ منفصلہ میں ہو تو مہملہ شرطیہ ہے +

بحث تناقض

ہدایہ دو قضیوں میں جو اختلافات ایجابی سلب کا اس طرح پر ہوتا ہے کہ انہیں سے ایک کا جھوٹا ہونا اور دوسرے کا سچا ہونا لازم آئے تو اسکو تناقض کہتے ہیں مثلاً زید کا تلب ہے اور زید کا تلب نہیں دو قضیے میں ایک موجبہ اور دوسرا سالبہ اور ان میں بالضرور ایک جھوٹا ہے اور دوسرا سچا تو ہیں ان دونوں میں تناقض ہے اور اگر کہا جائے کہ زید انسان ہے اور زید ناطق نہیں تو ان دونوں میں بھی ایک جھوٹا ہے اور ایک سچا اور ایجابی سلب کا بھی ان میں اختلاف ہے مگر قضیہ واحد کی ذات میں نہیں بسبب مساوات مفہوم لفظ انسان و ناطق کے یہ اختلاف ہے۔

دو قضیوں میں جو مخصوص ہوں تناقض و صورت میں پایا جائیگا کہ وہ ان آٹھ چیزوں میں جبکا ذکر کیا جاتا ہے متفق ہوں۔
 موضوع اور محمول اور شرط اور جز و کل اور مکان اور زمان اور ضافہ اور توت و فعل مراد اتفاق سے یہ ہے کہ موضوع اور محمول دو قضیوں کے واحد ہوں اور دونو جزئیہ ہوں یا کلیہ اور ہر قضیہ کے محمول و موضوع کا مکان و زمان اور انکی اضافت اور صفت توت و فعل اور شرط و دونو قضیوں میں واحد ہو مثلاً کہا جائے کہ زید کٹر ہے اور عیمر کٹر نہیں تو ان میں تناقض اسلئے نہیں

کہ موضوع دونوں کے مختلف ہیں اور اگر کہا جائے کہ زید کا تپ ہے اور زید شاعر نہیں
 تو اینٹن اسلئے تناقض نہیں کہ محمول دونوں کے داخل ہیں اور اگر کہا جائے کہ جسی ہم
 نگاہ شہر نہیں سکتی بشرطیکہ وہ منور ہو اور جسی ہم پر نگاہ شہر سکتی ہے بشرطیکہ وہ
 غیر منور ہو تو اینٹن تناقض اسلئے نہیں کہ شرطوں میں اختلاف ہے اور اگر کہا جائے
 کہ کوئی جزو کسی خاص رنگی کا سیاہ ہے اور کل کوئی رنگی سیاہ نہیں ہے تو اینٹن
 اسلئے کہ اختلاف کلیت و جزئیت فرد خاص کل ہے تناقض نہیں ہے اور اگر کہا جائے
 کہ زید گہرین کھڑا ہے اور زید بازار میں کھڑا نہیں تو ان میں سبب اختلاف مکان کے
 تناقض نہیں ہے اور اگر کہا جائے کہ زید رات کو سوتا ہے اور زید دن کو نہیں سوتا
 تو ان میں بحسب اختلاف زمان تناقض نہیں ہے اور اگر کہا جائے کہ زید عمر کا باپ
 ہے اور زید خالد کا باپ نہیں تو ان میں تناقض اسلئے نہیں کہ اضافت یعنی باپ ہوئی
 نسبت میں اختلاف ہے ایک میں زید عمر کا باپ قرار دیا گیا ہے اور دوسرے میں
 خالد کا باپ قرار نہیں دیا گیا ہے اور اگر کہا جائے کہ شراب خم میں بالقوہ مسکر ہے
 یعنی قابلیت مسکر ہونے کی رکھتی ہے اور شراب خم میں بالفعل مسکر نہیں تو یہ دونوں
 قضیے صحیح ہو سکتے ہیں اسلئے کہ شراب کا خم میں بالقوہ مسکر ہونا اور بالفعل مسکر
 ہونا غیر ممکن نہیں ہے اور اگر دونوں قضیے محصورہ ہوں تو تناقض کے لئے لازم ہے
 کہ اوہ میں اختلاف کلیت و جزئیت فرد خاص کا ہو یعنی ایک کلیہ ہو تو دوسرا جزئیہ
 اور سوائے اسکے جن امروں میں متفق ہونا مخصوصہ قیضوں کا لازم ہے انکا بھی
 اوہ میں متفق ہونا چاہیئے اور اگر تضایا موجد ہوں تو اوہ میں اختلاف جہت کا ہونا بھی
 ضروری ہے۔

نقیض قضیہ ضروریہ مطلقہ کی قضیہ ممکنہ عامہ اور نقیض قضیہ دائمہ مطلقہ کی قضیہ مطلقہ
عامہ ہے اور نقیض قضیہ بشرط عامہ کی قضیہ جزیئہ ممکنہ ہے یعنی جس میں ^{ضرورت} ^{مطلقہ}
کا حکم کسی وقت وصف کے لئے کیا جائے اور نقیض قضیہ عرفیہ عامہ کے قضیہ جزیئہ
ہے یعنی حسین حکم ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لئے بعض اوقات وصف ضمیمہ
میں ہوا اور نقیض وقتیہ مطلقہ کی ممکنہ عرفیہ اور نقیض وقتشہ مطلقہ کی ممکنہ دائمہ ہے
اور نقیض قضایا مرکبہ کی یعنی جن میں قید لا و دام یا یا ضرورت کی ہوتی ہے در صورتیکہ
مرکبہ کلیہ ہوں بہ ترید مفہوم ہر دو جز قضیہ کی ہوتی ہے اس طرح ہر ایک قضیہ
کی نقیض لیمابے اور ان نقیضوں سے قضیہ منفصلہ ماننے الملو بنایا جائے اور
کہا جائے کہ یا یہ نقیض ہے یا وہ ہے مثلاً کہا جائے کہ (ہر انسان نیست) ^{نفس} ^{والا} ^{نفس}
ہے نہ ہمیشہ) تو نقیض اسکی یہ ہے کہ (ایسا نہیں ہے یا بعض انسان ہمیشہ نیست) ^{نفس} ^{والا} ^{نفس}
یا بعض انسان ہمیشہ نیست (والا ہے) اور در صورتیکہ قضایا مرکبہ جزیئہ ہوں نقیض ^{نفس} ^{والا} ^{نفس}
صرف بہ ترید مفہوم ہر دو جز قضیہ کی نہیں ہوتی اس میں ہر واحد و احدا فرد موضوع
کی نسبت حکم کا ہونا بھی ضروری ہے مثلاً کہا جائے کہ (بعض خیم حیوان) ^{نفس} ^{والا} ^{نفس}
تو اسکی نقیض میں کہا جائیگا (ہر واحد افراد جسم سے یا ہمیشہ حیوان ہے یا ہمیشہ حیوان
نہیں ہے) اور نقیض قضیہ شرطیہ کلیہ کا ایسا قضیہ جزیئہ ہوتا ہے کہ جو اتصال اور
انفصال اور لزوم و عدا و اتفاق میں موافق اور کیت اور کیت یعنی کلیت و جزئیت
و ایجاب و سلب میں مخالف ہو اور نقیض قضیہ شرطیہ جزیئہ کا ایسا ہی قضیہ کلیہ ہوتا ہے۔

بحث عکس ستوی

جزء اولیٰ قضیہ کو جز ثانی اور ثانی کو اولیٰ کیا جائے مع بقا اس حدق کیفیت

قضیہ کے جو صورت اول میں ہو تو اسکو عکس تو ہی کہتے ہیں مراد بقا و صدق و کیفیت
 قضیہ سے یہ ہے کہ اصل قضیہ اگر صادق آتا ہے تو عکس بھی صادق آئے اور اصل
 قضیہ موجب ہو تو عکس بھی موجب ہو اور وہ سالبہ ہو تو یہ بھی سالبہ ہو مثلاً ایک یہہ
 قضیہ ہے کہ (کل انسان حیوان نہیں) تو عکس اسکا یہ ہوگا کہ (بعض حیوان انسان
 نہیں) اور اگر کہا جائے کہ (کوئی انسان پتھر نہیں) تو عکس یہ ہوگا کہ (کوئی پتھر
 انسان نہیں) کلیت اور جزئیت قضیہ موجب میں در صورت عکس باقی نہیں رہتی
 اسلئے کہ عکس کلیہ موجب کا کلیہ موجب صحیح نہیں ہو سکتا مگر سالبہ کلیہ کا عکس بھی سالبہ
 کلیہ ہوتا ہے اور سالبہ جزئیہ کے عکس کا ہونا ہر صورت میں لازم نہیں مثلاً کہا جائے
 کہ (بعض حیوان انسان نہیں) تو عکس اسکا یہی (بعض انسان حیوان نہیں) درست
 نہیں ہو سکتا بعض صورت میں سالبہ جزئیہ کا عکس صحیح ہوتا ہے مثلاً (بعض انسان
 حجر نہیں) سالبہ جزئیہ ہے اور صحیح ہے اور (بعض حجر انسان نہیں) بھی کہ عکس
 اسکا یہ صحیح ہے۔

عکس موجب ضروریہ اور موجبہ دائیہ اور موجبہ مشروطہ عامہ اور موجبہ عرفیہ عامہ کا
 حینہ مطلقہ ہوتا ہے اور عکس موجبہ مشروطہ خاصہ اور موجبہ عرفیہ خاصہ کا حینہ
 مطلقہ لا دائیہ یعنی مقید با دوام اور عکس موجبہ وجودیہ لا ضروریہ اور موجبہ وجودیہ
 لا دائیہ اور موجبہ وقتیہ اور موجبہ منتشرہ اور موجبہ مطلقہ عامہ کا مطلقہ عامہ
 ہوتا ہے اور موجبہ ممکنہ عامہ اور موجبہ ممکنہ خاصہ کا عکس نہیں ہوتا اور سالبہ کلیہ
 ضروریہ مطلقہ اور سالبہ کلیہ دائیہ مطلقہ کا عکس دائیہ مطلقہ اور سالبہ کلیہ مشروطہ
 عامہ اور سالبہ کلیہ عرفیہ عامہ کا عکس کلیہ عرفیہ اور سالبہ کلیہ مشروطہ خاصہ اور

سالۃ کلیۃ عرفیہ خاصہ کا عکس عرفیہ عامۃ سالۃ کلیۃ مقید بلا دوام جزئیہ ہوتا ہے مراد
لا دوام جزئیہ سے یہ ہے کہ جو قضیہ لا دوام کی قید سے بنتا ہے وہ مطلقہ عامۃ
موجبہ جزئیہ ہوتا ہے اور سوائے انکے اور جو قضایا موجبہ کلیۃ سالۃ مین اول کا عکس
ہئین ہوتا اور منجملہ قضایا موجبہ سالۃ جزئیہ فقط سالۃ جزئیہ مشروطہ خاصہ اور
سالۃ جزئیہ عرفیہ خاصہ کا عکس جزئیہ عرفیہ خاصہ ہوتا ہے +

بحث عکس نقیض

نقیض جزو اول قضیہ کو جز ثانی اور نقیض جز ثانی قضیہ کو جزو اول قرار دیا جائے
تو موافق مذہب قدما کے یہ عکس نقیض ہے مثلاً قضیہ (کل انسان حیوان ہین)
کا عکس نقیض یہ قضیہ ہے کہ (ہر غیر حیوان غیر انسان ہے) اور موافق مذہب
مشاخرین کے عکس نقیض یہ ہے کہ نقیض جزء دوم جزو اول قضیہ اور عین جزو اول
جزو ثانی ہو اور صدف مین تو اصل قضیہ کے موافق ہو مگر کیفیت یعنی ایجاب سلب مین
مخالف اصل قضیہ ہو مثلاً (کل انسان حیوان ہین) کا عکس نقیض موافق مذہب
مشاخرین یہ قضیہ ہے کہ (کل غیر حیوان انسان ہئین) جو طریقہ کہ سالۃ قضیوں کے
عکس متوی کے لئے بیان کیا گیا وہ موجبہ قضیوں کے عکس نقیض سے متعلق ہے
اور جو موجبہ قضیوں کے عکس متوی سے متعلق ہے وہ سالۃ قضیوں کے عکس نقیض
سے متعلق ہے +

بحث حجتہ

حجت او سکوکتہ ہین کہ جس سے دوسری شے کی تصدیق ہو جائے اور اسکی متہین
ہین استقرا اور تمثیل اور قیاس استقرا او سے کہتے ہین کہ جہین جزئیات کے

حال سے کلیات کے مال پر ہند لال کیا جائے مثلاً جب معلوم ہو کہ جسم یا جاما ہے یا حیوان یا نباتات اور ہر ایک ان میں سے کسی مکان میں ہے تو یہ حکم کیا کہ جسم کسی مکان میں ہے اس طرح کے استفادہ کو جو بنظر ملاحظہ کل جزئیات کے ہوتا ہے تقریباً تام کہتے ہیں اور اس سے یقین حاصل ہوتا ہے اور جب دیکھا جائے کہ اکثر افراد یا یعنی انسان اور پرندہ اور چوپایہ سب کھانے کے وقت نیچے کے جڑے کو حرکت دیتے ہیں اور کھا جائے کہ (ہر حیوان کھانیکے وقت نیچے کے جڑے کو حرکت دیتا ہے) تو یہ استفادہ ناقص ہے اور استفادہ ناقص سے فقط ظن حاصل ہوتا ہے اسلئے کہ ممکن ہے کہ کوئی فرد گلی کی ایسی ہو کہ جسکا حال معلوم ہو +

تمثیل اس حجت کو کہتے ہیں کہ جس میں کسی امر کلی کی مشارکت کی وجہ سے جزئیات کی نسبت حکم واحد کیا جائے مثلاً کھا جائے کہ بھنگ اور بوزہ دونوں حرام ہیں اسلئے کہ ان دونوں کے استعمال سے نشہ حاصل ہوتا ہے ۔

قیاس وہ حجت ہے کہ جس میں کلی کے مال سے جزئیات کے مال پر ہند لال کیا جاتا ہے مثلاً کھا جائے کہ (ہر انسان حیوان ہے اور ہر حیوان متحرک بالارادہ ہے) تو نتیجہ یہ نکلیگا کہ (ہر انسان متحرک بالارادہ ہے) ۔

قیاس ایک کلام ہے کہ جو مرکب ہوتا ہے ایسے قضیوں سے کہ در صورت تسلیم کہ لیسواون قضیوں کے دوسرے قول بواسطہ کسی اور چیز کے اسکو لازم ہو جاتا ہے اور اس دوسرے قول کو نتیجہ کہتے ہیں پس اگر کہا جائے کہ (اساوی با کا اور باساوی ج کا ہے) بموجب اس ترفیع کے یہ قیاس نہیں ہے کہ اس قول سے جو نتیجہ نکلتا ہے یعنی یہ کہ (اساوی با ج کا ہے) بواسطہ دوسری چیز کے حاصل ہوتا ہے یعنی بواسطہ قیاس

کہ (سا دی کا سا دی سا دی ہوتا ہے۔

مطلق قیاس کی دو قسمیں ہیں اقترانی اور تستثنائی اصطلاح منطقیین میں اقترانی وہ ہے کہ جس میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور نہ ہو یعنی بصورتہ اور تستثنائی وہ ہے کہ جس میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور ہو مثال اقترانی یہ قضیہ ہے کہ (ہر جسم کب ہے اور ہر مرکب حادث ہے) اور یہ نتیجہ یا نقیض اسکے بعینہ اس قیاس میں مذکور نہیں اور مثال تستثنائی کے یہ قضیہ ہے کہ (اگر آفتاب نکلا ہے تو دن موجود ہے لیکن آفتاب نکلا ہے تو پس دن موجود ہے) اس صورت میں نتیجہ اسکا یعنی یہ کہ دن موجود ہے بعینہ اس قیاس میں موجود ہے اور اگر کہا جائے کہ (اگر آفتاب نکلا ہے تو دن موجود ہے لیکن دن نہیں ہے تو پس آفتاب نہیں نکلا) تو اس میں نقیض نتیجہ یعنی (اقتاب نکلا ہے) موجود ہے قیاس میں دو مقدمے ہوتے ہیں ایک صغریٰ و سبہا کبریٰ صغریٰ وہ ہے کہ جس میں موضوع نتیجہ موجود ہو تو سبہا حکم کو حد اصغر کہتے ہیں اور کبریٰ وہ ہے کہ جس میں محمول نتیجہ حکم کو حد اکبر کہتے ہیں موجود ہوتا ہے اور جو ان دو مقدموں میں مکرر ہو اس کو حد واسطہ کہتے ہیں اور بعد حذف کرنے مکرر یعنی حد واسطہ کے جو باقی رہے وہ نتیجہ ہے قیاس اقترانی کی دو قسمیں ہیں حلی اور شرطی حلی وہ ہے کہ جو مرکب ہو قضا یا احلیہ سے اور شرطی وہ ہے کہ جو مرکب ہو قضا یا شرطیہ سے مثال اول کی وہی ہے کہ جو سابقاً مثال اقترانی میں مذکور ہوئی اور مثال دوم کی یہ ہے کہ جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا اور جب دن ہوگا تو دنیا روشن ہوگی (نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ (جب آفتاب نکلیگا دنیا روشن ہوگی) شکلیں قیاس کی چار ہیں اگر حد واسطہ محمول ہو صغریٰ میں اور موضوع ہو کبریٰ میں

تو یہ پہلی شکل ہے اور اگر وہ نو میں اوسط محمول ہو تو دوسری شکل ہے اور اگر وہ نو میں جدا اوسط موضوع ہو تو تیسری شکل ہے اور اگر جدا اوسط موضوع ہو تو چوتھی شکل ہے ضرب میں ضربی شکل اول اور دوم کی جو نتیجہ صحیح دیتی ہیں جابر جابرین اور شکل سوم کی چھ اور شکل چہارم کی آٹھ میں ضرب سے وہ قیاس مراد ہے کہ حسین صغریٰ اور کبریٰ ہمیشہ رابطہ انتاج ہو تفصیل ان ضروریات نتیجہ کی اس نقشہ مطہقہ میں ہے کہ جو یہ نشان حرف الف تا کاف

۱۔ مثال شکل اول (ہر انسان حیوان) اور ہر حیوان جسم ہے (نتیجہ (ہر انسان جسم ہے)

۲۔ مثال شکل دوم (ہر انسان حیوان) اور کوئی حیوان پتہ نہیں (نتیجہ (کوئی انسان پتہ نہیں)

۳۔ مثال شکل سوم (ہر انسان حیوان) اور ہر انسان ناطق ہے (نتیجہ (بعض حیوان ناطق ہے)

۴۔ مثال شکل چہارم (ہر انسان حیوان) اور ہر ناطق انسان ہے (نتیجہ (بعض حیوان ناطق ہے)

نتیجہ صحیح دینے کے لئے لازم ہے کہ شکل اول میں صغریٰ موجب ہو اور ثبوت یا سلب محمول موضوع کے لئے صغریٰ میں بالفعل ہو اور کبریٰ کلیہ ہو اور شکل دوم میں یہ شرط ہے کہ صغریٰ اور کبریٰ ایجاب سلب میں باہم مختلف ہوں یعنی ایک موجب ہو تو دوسرا سالبہ اور کبریٰ کلیہ ہو اور صغریٰ میں ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لئے براہِ رواں ہو یا ضروری یا کبریٰ اول قضیوں میں سے ہو کہ جبکہ سوال کا عکس آتا ہی نہ اول میں سے کہ جبکہ سوال کا عکس نہیں اور اگر صغریٰ میں قضیہ ممکنہ ہو تو لازم ہے کہ کبریٰ میں قضیہ ضروری ہو یا مشروط عامۃ یا مشروط خاصہ اور اگر کبریٰ میں قضیہ ممکنہ ہو تو صغریٰ میں قضیہ ضروری کا ہونا لازم ہے اور شکل سوم کے لئے لازم ہے کہ صغریٰ میں ایسا قضیہ موجب ہو کہ حسین ثبوت یا سلب محمول کا

موضوع کے لئے بالفعل ہوا اور صغریٰ کلیہ ہو یا کبریٰ کلیہ ہوا اور شکل چہارم کے لئے لازم ہے کہ اگر صغریٰ اور کبریٰ دونوں قضا یا موجب ہوں تو صغریٰ کا کلیہ ہونا لازم ہے اور اگر ایجابی سلب میں صغریٰ اور کبریٰ مختلف ہوں یعنی ایک موجب ہوا اور دوسرا سلبی تو ایک کا ان میں سے کلیہ ہونا لازم ہے اور در صورتیکہ قضا یا موجب ہوں تو پانچ شہ طین ہیں۔

ایک یہ کہ قیاس قلیہ ہوں یعنی ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لئے بالفعل ہو دوم یہ کہ قیاس میں سالبہ قضیہ لیا ہو کہ جب کا عکس آتا ہے۔

سوم یہ کہ ضرب ثالث کی صغریٰ میں قضیہ ضروریہ یا دائمیہ ہوا اور یا کبریٰ میں ایسا قضیہ ہو کہ جبہ قضیہ عرفیہ عامہ صادق آتا ہو۔

چہارم یہ کہ جہتی ضرب کی کبریٰ میں ایسا قضیہ ہو کہ جبکہ سالبہ کا عکس آتا ہے۔

پنجم یہ کہ اتھوین ضرب کی صغریٰ میں قضیہ شرطہ خاصہ یا عرفیہ خاصہ ہو اور کبریٰ میں ایسا قضیہ ہو کہ جبہ عرفیہ عامہ صادق آتا ہو۔

جو نتیجہ کہ اشکال اربعہ کی ضرورت سے سبب قضا یا موجبہ حاصل ہوتی ہیں ان کی تفصیل جداول لمحہ نشان حروف وج ودودہ و رروح و طووی میں مندرج ہے۔

شکل اول نتیجہ دینے میں بدیہی اور دوسری اور تیسری اور چوتھی شکل کا نتیجہ دینا بدیہی نہیں ہے ان کے نتیجہ کی صحت کے لئے ولیلین حسب تفصیل ذیل میں۔

اشکال دوم کے نتیجہ کے لئے اولاً یہ دلیل ہے کہ اگر یہ نتیجہ صحیح نہیں ہے تو لازم ہے

کہ اسکی نقیضی صحیح ہو اسلئے کہ ارتقاء تقیضین بحال ہے پس اگر نقیض نتیجہ کو جو موجبہ ہے
صغریٰ قرار دیں اور کبریٰ کو جیسا کہ ہے بحال خود قائم رکھیں تاکہ شکل اول بجا
تو نتیجہ صغریٰ کا منافی ہو گا حالانکہ یہ امر جائز نہیں اسلئے کہ دوسرا منافی کا مجتمع ہونا
محال ہے مثلاً ضرب اول شکل دوم کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی انسان پتھر نہیں (اس کے
نقیض کو صغریٰ قرار دیا یعنی بعض انسان پتھر ہے) اور کبریٰ کو بحال خود قائم رکھا
یعنی (کوئی پتھر حیوان نہیں) تو نتیجہ یہ نکلیگا کہ (بعض انسان حیوان نہیں) اور
یہ اصل صغریٰ کا منافی ہے یعنی اسکا کہ (ہر انسان حیوان ہے) یہ دلیل چاروں
ضربوں کے نتیجہ کے لئے ہے نہ فقط ضرب اول کے نتیجہ کے لئے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ کبریٰ کے عکس کو کبریٰ قرار دیں اور صغریٰ کو جیسا کہ ہے
بحال خود قائم رکھیں تو شکل اول بجائے گی اور وہی نتیجہ نکلیگا کہ جو اصل قیاس سے
نکلتا ہے یہ دلیل فقط ضرب اول و سوم میں جاری ہوتی ہے اسلئے کہ ان میں کبریٰ کا
قضیہ سالبہ کلیہ ہے اور اسکا عکس بھی سالبہ کلیہ ہوتا ہے اور دوسری اور چوتھی
ضرب میں کبریٰ کا قضیہ موجبہ کلیہ ہوتا ہے کہ جبکا عکس موجبہ جزئیہ ہوتا ہے پس شکل
اول میں نہیں سکتی کہ شکل اول میں کبریٰ کلیہ ہونا لازم ہے اور علاوہ ازین ضرب دوم
و چہارم میں صغریٰ کا قضیہ سالبہ ہے کہ جبکا موجبہ ہونا شکل اول میں نتیجہ دینے کے
لئے لازم ہے مثال دلیل دوم کی یہ ہے کہ کبریٰ کے عکس کو یعنی (کوئی پتھر
حیوان نہیں) کو کبریٰ قرار دیں اور (ہر انسان حیوان ہے) جو صغریٰ ہے اسکو
بحال خود قائم رکھیں تو نتیجہ اسکا وہی ہو گا کہ جو اصل قیاس سے پیدا ہوتا ہے
یعنی (کوئی انسان پتھر نہیں) +

تیسری دلیل یہ ہے کہ جب ضرب دوم کے صغریٰ کے عکس کو کبری قرار دین اور اصل کبری کو صغریٰ تو شکل اول بن جائیگی اور جو نتیجہ کہ اسموت میں حاصل ہوگا نتیجہ مطلوب کا ^{اصل کبری ضرب دوم کا} عکس ہوگا مثلاً کہا جائے کہ (ہر ناطق انسان ہے) اور کوئی انسان پتھر نہیں (تو نتیجہ یہ نکلیگا کہ (کوئی ناطق پتھر نہیں) اور یہ عکس اصل نتیجہ کا ہے جو ضرب دوم سے پیدا ہوتا ہے یعنی یہ کہ (کوئی پتھر ناطق نہیں) یہ دلیل صرف ضرب دوم میں جاری ہوتی ہے اسلئے کہ صغریٰ ضرب دوم کا سالبہ کلیہ ہے جبکہ عکس سالبہ کلیہ ہوتا ہے اور ضرب اول و سوم کی صغریٰ میں قضیہ موجب ہوتا ہے کہ جبکہ عکس کلیہ نہیں ہوتا فقط جزئیہ ہوتا ہے اور شکل اول کے کبری کا کلیہ ہونا لازم ہے اور جو تھی ضرب کی صغریٰ میں قضیہ سالبہ جزئیہ ہوتا ہے کہ جبکہ عکس نہیں ہوتا اور بالفرض عکس بھی ہو تو جزئیہ ہوگا جو شکل اول کا کبری نہیں ہو سکتا۔

شکل سوم کے نتیجہ کے لئے بھی تین دلیلین ہیں -

اول یہ کہ نتیجہ کے نقیض کو کبری قرار دین اور اصل صغریٰ کو صغریٰ تاکہ شکل اول بن جائے تو جو نتیجہ کہ اسموت میں نکلیگا وہ اصل کبری کا منافی ہوگا حالانکہ دونوں کا ^{اصل صغریٰ ضرب اول} نقیض جو ضرب اول مجتمع ہونا محال ہے مثلاً جب کہا جائے کہ (ہر انسان حیوان ہے) اور کوئی حیوان ناطق نہیں (تو یہ نتیجہ نکلیگا کہ (کوئی انسان ناطق نہیں) اور یہ منافی اصل کبری کا ہے یعنی اسکا کہ (ہر انسان ناطق ہے) یہ دلیل اس شکل کی سب ضرورین میں جاری ہو سکتی ہے -

دوم یہ کہ صغریٰ کے عکس کو صغریٰ قرار دین اور اصل کبری کو سجال خود قایم کہیں تاکہ شکل اول بن جائے تو اسموت میں وہی نتیجہ نکلیگا کہ جو مطلوب ہے مثلاً

عکس اصل صغری ضرب اول اس کی ضرب اول کا
 (ہر انسان حیوان ہے) اور (ہر انسان ناطق ہے) تو نتیجہ یہ ہوا کہ (بعض حیوان
 ناطق ہے) اور یہ وہی نتیجہ ہے کہ اصل ضرب سے حاصل ہوتا ہے یہ دلیل پہلی اور
 دوسری اور چوتھی اور پانچویں ضرب میں جاری ہوتی ہے تیسری اور چھٹی میں
 جاری نہیں ہوتی بوجہ عدم شرائط انتاج شکل اول -

سوم یہ کہ کبری کے عکس کو صغری قرار دین اور صغری کو کبری تاکہ شکل اول بنائے تو
 نتیجہ جو اس سے حاصل ہوگا اس کا عکس لینا وہی ہوگا جو اصل ضرب کا نتیجہ ہے مثلاً
 عکس اصل کبری ضرب اول عکس اصل صغری ضرب اول کا
 (ہر ناطق انسان ہے) اور (ہر انسان حیوان ہے) تو نتیجہ یہ ہوا کہ (ہر ناطق حیوان
 ہے) اور اس کا عکس (بعض حیوان ناطق ہے) وہی ہے کہ جو اصل ضرب کا نتیجہ ہے یہ
 دلیل صرف پہلی اور تیسری ضرب میں جاری ہوتی ہے اس لئے کہ شرائط انتاج شکل اول
 صرف انہیں میں حاصل ہوتی ہیں -

شکل چہارم کے نتیجہ کی دلیلین پانچ ہیں -

اول یہ کہ جب نتیجہ کی نقیض کو ایک مقدمہ قرار دیکر دوسرے مقدمہ کے ساتھ شکل
 اول مع شرائط انتاج بنائیں تو اس صورت میں جو نتیجہ حاصل ہوگا اس کا عکس اس
 دوسرے مقدمہ اصل ضرب کا جسکو ترک کر دیا ہے منافی ہوگا حالانکہ یہ امر جائز نہیں ہے
 مثلاً اصل صغری ضرب دوم نقیض نتیجہ اصل ضرب دوم نتیجہ حاصل
 (ہر انسان حیوان ہے) (کوئی حیوان حساس نہیں ہے) (کوئی انسان حساس
 نہیں ہے) (بعض حساس انسان نہیں) (بعض حساس انسان ہے) یہ عکس نتیجہ اور
 اصل مقدمہ متراکہ دونوں باہم منافی نہیں -

دوم یہ کہ صغری کو کبری اور کبری کو صغری قرار دیکر شکل اول بنائیں تو نتیجہ جو اس
 صورت میں حاصل ہوگا اس کا عکس عینہ نتیجہ مطلوب ہوگا مثلاً (ہر ناطق انسان ہے)

مصری ضرب اول کا (ہر ناطق حساس ہے) (بعض حساس ناطق ہے) یہ مینہ دہا
 نتیجہ ہے کہ جو اصل ضرب سے حاصل ہوتا ہے یہ دلیل پہلی اور دوسری اور تیسری
 ضرب میں جاری ہوتی ہے اور آٹھویں ضرب میں بھی یہ دلیل جاری ہو سکتی ہے و صورتیکہ
 عکس ترتیب سے جو نتیجہ نکلے وہ جزئیہ سالبہ شروط خاصہ ہو یا جزئیہ سالبہ عرفیہ خاصہ
 کہ جبکہ عکس بھی سالبہ جزئیہ ہوتا ہے۔

سوم یہ کہ مصری کے عکس کو مصری اور کبریٰ کے عکس کو کبریٰ قرار دیکر شکل اول بنائیں
 تو نتیجہ وہی نکلے گا کہ جو شکل چہارم سے نکلتا ہے مثلاً (بعض حیوان انسان ہے)
 (کل انسان بہرہین) (بعض حیوان بہرہین) یہ وہی نتیجہ ہے کہ جو ضرب چہارم
 شکل چہارم سے نکلتا ہے یہ دلیل چوتھی اور پانچویں ضرب میں جاری ہوتی ہے۔
 چہارم یہ کہ مصری کے عکس کو مصری اور اصل کبریٰ کو کبریٰ قرار دیکر شکل دوم
 بنائیں تو وہی نتیجہ نکلے گا کہ جو شکل چہارم سے نکلتا ہے مثلاً (کوئی بہرہین حیوان نہیں)
 (ہر حساس حیوان نہیں) (کوئی بہرہین حساس نہیں) یہ وہی نتیجہ ہے کہ جو ضرب سوم
 شکل چہارم سے نکلتا ہے یہ دلیل ضرب سوم و چہارم و پنجم میں جاری ہوتی ہے
 اور ضرب ششم میں در صورتیکہ مصری سالبہ جزئیہ شروط خاصہ سالبہ جزئیہ عرفیہ خاصہ
 ہو جاری ہو سکتی ہے۔

پنجم یہ کہ کبریٰ کے عکس کو کبریٰ اور اصل مصری کو مصری قرار دیکر تیسری شکل بنائیں
 تو وہی نتیجہ نکلے گا کہ جو شکل چہارم سے نکلتا ہے مثلاً (ہر انسان حساس ہے)
 (بعض انسان ناطق ہے) (بعض حساس ناطق ہے) یہ وہی نتیجہ ہے کہ جو ضرب اول
 شکل چہارم سے نکلتا ہے یہ دلیل ضرب اول و دوم و چہارم و پنجم میں جاری ہوتی ہے

اور ساتویں ضرب میں درصورتیکہ کبریٰ سالبہ جزئیہ مشروطہ قیاسیہ یا سالبہ جزئیہ غریبہ تھا ہو جاری ہو سکتی ہے اور یہ دلیل ضرب اول و دوم میں تو بہر صورت جاری ہوتی ہے اور چہارم و پنجم و ہفتم کے لئے لازم نہیں یعنی بعض صورت میں جاری ہوتی ہے اور بعض میں جاری نہیں ہوتی۔

قیاس اقترانی شرعی

قیاس شرعی اقترانی یا دو متصلوں سے یا دو منفصلوں سے یا حملیہ یا متصلہ سے اور یا حملیہ و منفصلہ سے اور یا متصلہ و منفصلہ سے مرکب ہوتا ہے مثالیں انکی حسب ذیل ہیں
مثال اول جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا اور جب دن ہوگا تو دنیا روشن ہوگی پس جب آفتاب نکلیگا تو دنیا روشن ہوگی۔

مثال دوم۔ ہر عدد یا زوج ہے یا فرد اور سب زوج یا زوج الزوج ہوں گے یا زوج طاق پس ہر عدد یا فرد ہے یا زوج زوج یا زوج طاق۔

مثال سوم۔ ہر گاہ یہ انسان ہے تو یہ حیوان ہے اور ہر حیوان جسم ہے پس ہر گاہ یہ انسان ہے تو جسم ہے۔

مثال چہارم۔ ہر عدد یا زوج ہے یا فرد اور ہر زوج دو مساوی حصوں پر منقسم ہے تو پس ہر عدد یا فرد ہے یا دو مساوی حصوں پر منقسم ہے۔

مثال پنجم۔ ہر گاہ یہ انسان ہے تو حیوان ہے اور ہر حیوان سفید ہے یا غیر سفید تو پس ہر گاہ یہ انسان ہے تو یا سفید ہے یا غیر سفید۔

شرعی اقترانی قیاس کی بھی چاروں شکلیں ہوتی ہیں قیاس شرعی اقترانی اگر دو متصلین سے مرکب ہے تو خدا و سدا وین یا تمام مقدم یا تمام تامی یا جزو مقدم

یا جزئی تالی یا تمام مقدم یا تمام تالی ایک کا اور جز و مقدم یا جز و تالی دوسرے کا
پس اس اعتبار سے حدا و وسط کی تین قسمیں ہیں لیکن مطبوع قسم اول ہے یعنی حسین
تمام مقدم یا تمام تالی ح و ا وسط ہو۔ :

مثال شکل اول۔ (ہر گاہ اب ہے توج و ہے اور جب ج و ہے
تو ہ ز ہے) نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ (ہر گاہ اب ہے تو ہ ز ہے)
مثال شکل دوم (ہر گاہ اب ہے توج و ہے اور یہ امر نہیں ہے کہ جب ہ ز
ہو توج و ہو) پس نتیجہ یہ ہوا کہ (یہ امر نہیں ہے کہ جب اب ہو تو ہ ز ہو)
مثال شکل سوم (ہر گاہ ج و ہے تو اب ہے اور ہر گاہ ج و ہے تو
ہ ز ہے) پس نتیجہ یہ ہوا کہ (بعض وقت اگر اب ہے تو ہ ز ہے +
مثال شکل چہارم۔ (ہر گاہ ج و ہے تو اب ہے اور جب ہ ز ہے توج و
ہے) نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ (بعض وقت اگر اب ہے تو ہ ز ہے) +

جو شرائط استلج اشکال اربعہ حلیات میں ہیں وہ ان میں بھی ہیں اور فقہاء میں
اولیٰ میں انکی بھی ہیں لیکن شکل چہارم کی تین جگہیں ضرر میں ان میں مستبر نہیں ہیں
اور جو حال کہ نتیجہ حلیات کا در باب کثرت اور کیفیت کے ہے وہی ایک نتیجہ کا
ہے مثلاً ضرب اول شکل اول کا نتیجہ موجبہ کلی اور ضرب اول شکل دوم کا مثلاً
کلیہ ان میں اور ان میں یکساں ہوتا ہے اور اگر دو نو مقدمات لزومیہ ہوں
تو نتیجہ لزومیہ اور اگر دو نو اتفاقیہ ہوں تو نتیجہ اتفاقیہ ہوتا ہے۔

اور اگر قیاس شرطی اقترانی دو منفصلوں سے مرکب ہے تو اسکی بھی
وہی تین قسمیں باعتبار حدا و وسط کہ ہیں جبکا ذکر ابھی کیا ہے مگر مطبوع

وہ ہے کہ جسمین حد اوسط جزء مقدم یا جزء تالی ہوا و رشتہ طانتاج اس میں
یہ ہے کہ دونو مقدمات موجب ہوں اور ایک ان دونو میں کلیہ ہوا اور دونو
پر مانعہ المخلو صادق آتا ہو یا دونو مانعہ المخلو ہوں یا دونو حقیقتہ ہوں یا
ایک حقیقتہ اور دوسرا مانعہ المخلو ہو مثلاً کہا جائے کہ ہمیشہ یا کل اب
ہے یا کل ح ع ہے اور ہمیشہ یا کل ع ۵ ہے یا ع ر ہے تو اس میں ع
جو جزء مقدم و تالی کا ہے حد اوسط ہے اور نتیجہ اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ یا کل
اب ہے یا کل ح ۵ ہے یا ع ر ہے اسلئے کہ صدق مانعہ المخلو کے لئے
لازم ہے کہ ہر ایک منفصلہ کا ایک جزء واقع ہوا اور دوسرا غیر واقع پس اگر
پہلے منفصلہ کا پہلا جزء یعنی اب واقع ہو تو یہ نتیجہ کا پہلا جزء ہے اور اگر
دوسرا جزء پہلی منفصلہ یعنی ع واقع ہو تو اس کے ساتھ یا پہلا جزء دوسری منفصلہ کا
واقع ہو گا یعنی ع ۵ یا دوسرا جزء دوسری منفصلہ کا یعنی ع ر صورت اول میں یعنی
جب ع ۵ اس کے ساتھ واقع ہو تو یہ قیاس منظم ہوتا ہے کہ (کل ح ع ہے اور
کل ع ۵ ہے) اور نتیجہ کا یہ حاصل ہوتا ہے کہ (کل ح ۵ ہے) پس یہ نتیجہ دوسرا جزء
قیاس شہ طی اقترانی کا ہے اور صورت دوم میں یعنی جب ع ۵ اس کے ساتھ
واقع ہو تو تیسرا جزء نتیجہ قیاس شہ طی اقترانی کا جو ع ر ہے صادق آتا ہے
بحسب طریقین مشارکین اس قسم کے قیاس میں بھی چاروں شکلیں ہوتی ہیں
اور جو شرطیں پیچیدہ دینے کی حلیات میں معتبر ہیں طرفین مشارکین میں معتبر ہیں
مثال شکل اول کی ابھی مذکور ہوئی اور مثال شکل دوم کی یہ ہے کہ ہمیشہ
یا کل اب ہے یا کل ح ع ہے اور ہمیشہ یا کوئی ۵ رہیں ہے اور

یا ہر ع ر ہے) نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ (ہمیشہ یا کل اب ہے یا کوئی ح و نہیں
یا کل ع ر ہے)۔

اور مثال شکل سوم کی یہ ہے کہ (ہمیشہ یا کل اب ہے یا کل ح و ہے) اور
ہمیشہ یا کل ح و ہے یا کل ع ر ہے) اور نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ (ہمیشہ یا کل
اب ہے یا بعض ع و ہے یا کل ع ر ہے)۔

اور مثال شکل چہارم کی یہ ہے کہ (ہمیشہ یا کل اب ہے یا کل ح و ہے اور
ہمیشہ یا کل ح و ہے یا کل ع ر ہے) نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ (ہمیشہ یا کل اب
ہے یا بعض ع و ہے یا کل ع ر ہے)۔

اور قیاس شرعی قرائنی اگر حلیہ متصلہ سے مرکب ہو تو او سین یا تو صغریٰ حلیہ
ہو گا یا کبریٰ اور ہر حال دوسرے قضیہ متصلہ کا مقدم یا تالی کبریٰ میں مل
صغریٰ میں شامل ہو گا تو پس چار قسمیں اسکی ہوں گیں بگرنہ قیاس کی وہ قسم بطور
ہے کہ حسین کبریٰ حلیہ ہو اور قضیہ متصلہ کا تالی کبریٰ میں شامل ہو اور نتیجہ دینے
کے لئے متصلہ کا موجب ہونا لازم ہے اور جو نتیجہ اس سے حاصل ہو گا اسکا
ہو گا کہ حسین اصل قضیہ متصلہ کا مقدم ہو گا اور جو نتیجہ کہ اصل متصلہ کی
تالی اور اصل قضیہ حلیہ کی تالیف سے نکلتا ہے وہ نتیجہ حاصلہ کا تالی ہو گا
مثلاً کہیں کہ جب اب ہے تو ح و ہے اور کل ع و ہے تو نتیجہ ہو گا کہ جب
اب ہے تو ح و ہے اب جو اصل قضیہ متصلہ کا مقدم ہے وہ اس نتیجہ کا
بھی مقدم ہے اور جو نتیجہ کہ ح و اور و کی تالیف سے حاصل ہوتا ہے
یعنی ح و وہ اس نتیجہ کا تالی ہے ایسے قیاس کی چاروں شکلیں باعتبار

مشارکت تالی و حلیہ کے منعقد ہوتے ہیں اور تالی اور حلیہ میں اول شرائط کا ہونا لازم ہے کہ جو نتائج کے لئے حلیتین میں مقرر ہیں مثال شکل اول تو ابھی مذکور ہوئی اور مثال شکل دوم کی یہ ہے کہ (جب اب ہے توح ہے) اور کوئی ۵ (نہیں) نتیجہ اسکا وہی ہوا جو شکل اول کا ہے یعنی (جب اب ہے توح ہے)۔

اور مثال شکل سوم کی یہ ہے کہ (جب اب ہے توح ہے) اور کوئی ۵ (نہیں) اور نتیجہ اسکا بھی وہی ہے جو شکل اول کا ہے۔
اور مثال شکل چہارم کی یہ ہے کہ (جب اب ہے توح ہے) اور کوئی ۵ (ہے) نتیجہ اسکا بھی مثل نتیجہ شکل اول کے ہے۔

اور اگر قیاس شرطی اقترافی حلیہ اور منفصلہ سے مرکب ہو تو اسکی تین تین ہیں اسلئے یا قضا یا حلیہ شمار میں اجزاء منفصلہ کی برابر ہوں گی یا کم یا زیادہ لیکن مطبوعہ وہ دو قسمیں ہیں کہ جن میں برابر ہوں یا کم اور اگر شمار میں قضا یا حلیہ اجزاء منفصلہ کے برابر ہوں تو اسکی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جن میں نتیجہ بعد تالیف حلیات و اجزاء انفصال واحد ہوتا ہے۔ دوم وہ کہ جن میں نتیجہ بعد تالیف مذکور مختلف ہوتا ہے اور جن میں نتیجہ واحد ہوتا ہے اور میں شرط یہ ہے کہ منفصلہ موجب مانعہ الحلو یا حقیقیہ ہو مثلاً (کل ح یا ب ہے یا و ہے یا ہ ہے اور کل ب ط ہے اور کل و ط ہے اور کل ہ ط ہے) نتیجہ اسکا یہ ہے کہ کل ح ط ہے (اور جب نتائج التالیفات مختلف ہوں تو لازم ہے کہ منفصلہ مانعہ الحلو ہو مثلاً (کل ح یا ب ہے یا و ہے یا ہ ہے یا و ہے اور کل ب ح ہے اور کل و ط ہے

اور مکمل ہر ہے) نتیجہ اسکا یہ ہے کہ (کل ح یا ح ہے یا ط یا رہے) اور اگر شارین قضا یا حلیہ جزا منفصلہ سے کم ہوں تو لازم ہے کہ حلیہ واحد ہو اور منفصلہ کے دو جز ہوں اور مانعہ الخلو ہو اور حلیہ ایک کا اون دو جزوں میں سے مشارک ہو مثلاً (یا کل ا ط ہے یا کل ح ہے) اور مکمل ب ہے) نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ (یا کل ا ط ہے یا کل ح ہے) اسلئے کہ جب منفصلہ مانعہ الخلو ہے تو اس کے ایک جز کا صادق آنا واجب ہے پس اگر جز غیر مشارک واقع ہو تو وہ نتیجہ کا ایک جز ہوگا اور اگر جز مشارک واقع ہو تو جو نتیجہ حلیہ اس جز کی تالیف سے حاصل ہوتا ہے وہ جز نتیجہ حاصل اس قضیہ کا ہوگا یعنی ح و -

اور اگر قیاس شرعی اقترانی متصلہ اور منفصلہ سے مرکب ہو تو اسکی تین قسمیں ہیں اسلئے کہ یا تو کسی جز تمام میں وہ دو مشترک ہوں گے یا جز غیر تمام میں یا جز مشترک ایک کا جز تمام ہوگا اور دوسرے کا جز غیر تمام اور بھرانکی اور دوسرے میں اسلئے کہ قضیہ متصلہ قیاس مذکور میں یا صغریٰ ہوگا یا کبریٰ لیکن بطریق وہ ہے کہ جس میں متصلہ صغریٰ اور منفصلہ کبریٰ موجب ہوا اور صورتیکہ جز تمام میں دو نومقدمات مشترک ہوں تو منفصلہ یا مانعہ الجمع ہوگا یا مانعہ الخلو مثال مانعہ الجمع کی یہ ہے کہ (جب ا پ ہے تو ح ہے) اور ہمیشہ یا کبھی یا تو ح ہے یا ہر ہے) نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ (ہمیشہ یا کبھی یا تو ا ب ہے یا ہر ہے) اسلئے کہ ج و ا ب کے لئے لازم ہے اور ہر نہ ح و کس قسم ہمیشہ یا کبھی جمع نہیں ہو سکتا تو پس ہر ا ب کے ساتھ بھی جمع نہیں ہو سکتا

اور ایسی مثال منفصلہ کو مانتے الخلو فرض کریں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ (کبھی ایسا ہو سکتا ہے)
 کہ جب اب نہ تو ہ (زہ) اسلئے کہ نقیض ج و جو اوسط ہے اب کی نقیض
 اور خود ہ ز کو لازم ہے اور دلیل اس بات کی کہ نقیض ج کی نقیض اب کو
 لازم ہے یہ ہے کہ لازم کی نقیض لازم کی نقیض کو لازم ہے اور دلیل اس بات کی
 کہ نقیض ج و خود ہ ز کو لازم ہے یہ ہے کہ ج کو اور ہ ز کو مانتے الخلو فرض
 کیا ہے اور ایسی صورت میں یعنی جبکہ مانتے الخلو ہو نقیض ہر واحد کی خود دوسرے کو
 لازم ہے اور جبکہ نقیض اوسط یعنی ج و کے نتیجہ کی دو طرفوں کو لازم ہے تو
 شکل ثالث سے وہی نتیجہ نکلیں گا کہ جو مطلوب ہے یعنی یہ کہ (نقیض اب کبھی خود
 ہ ز کو لازم ہے) اور شکل ثالث اسی طرح بنتی ہے کہ (جب نقیض اوسط ثابت ہوگی
 تو طرف اول نتیجہ کی ثابت ہوگی یعنی (اب نہیں) [اور جب کہ نقیض او سکی ثابت
 ہوگی طرف دوم نتیجہ کی ثابت ہوگی یعنی ہ ز ہے] اور نتیجہ اس شکل ثالث کا یہ
 نکلتا ہے کہ (طرف اول نتیجہ یعنی نقیض اب کبھی خود طرف دوم نتیجہ کو یعنی ہ ز کو
 لازم ہے) اور در صورتیکہ دو نو مقدمات جزو غیر تام میں شریک ہوں تو جائز ہے
 کہ منفصلہ مانتے الخلو جو مثلاً (جب اب ہے تو کل ج ہے) [اور ہمیشہ یا کل
 ہ ہے یا ہ ز ہے] نتیجہ اس کا یہ ہے کہ (جب اب ہوگا تو یا کل ج ہ
 ہوگا یا ع ر) اسلئے کہ جب اب کو فرض کریں تو ج و ہوگا اور قضیہ منفصلہ
 سے یا کل ج ہ واقع ہوگا یا ع ر پس اگر ع ہ واقع ہوگا تو در صورت ہونے
 اب کے کل ج و اور کل ہ و ہوگا اور اس امر سے کہ کل ج و ہے اور
 کل ہ و یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ کل ج ہ ہے اور ہر گاہ ع ر واقع ہوگا تو در صورت

ہونے اب کے یا کل جم ہ یا عر ہوگا قیاس استثنائی

لازم ہے کہ قیاس استثنائی میں پہلا قضیہ شرطیہ لزومیہ ہو یا غناویہ اور دوسرا ایسا جلیہ ہو کہ حسین جزو اول یعنی قضیہ شرطیہ کے مقدم یا تالی کو یا نقیض مقدم یا تالی کو مستثنیٰ کیا ہو مثلاً کہا جائے کہ (جب آفتاب نکلیگا تو دن موجود ہوگا لیکن دن موجود نہین پس آفتاب نہین نکلا) یا یہ کہ جب آفتاب نکلیگا تو دن موجود ہوگا لیکن آفتاب نکلا ہے تو پس دن موجود ہے)

قیاس استثنائی میں قضیہ شرطیہ متصلہ ہو تو استثناء مقدم سے نتیجہ یہی نکلیگا جو اسی قضیہ شرطیہ متصلہ کا تالی ہو مثلاً کہا جائے کہ (اگر یہ چیز انسان ہے تو حیوان ہے لیکن یہ انسان ہے تو نتیجہ اسکا یہ ہے کہ یہ حیوان ہے) اور استثناء نقیض تالی سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ مقدم کا نقیض ہوتا ہے مثلاً کہا جائے کہ (اگر یہ چیز انسان ہے تو حیوان ہے لیکن یہ حیوان نہین تو نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ انسان نہین اور نقیض مقدم اور خود تالی کے مستثنیٰ کرنے سے کچھ نتیجہ نہین نکلتا اسلئے کہ مقدم ملزوم ہے اور تالی لازم اور ممکن ہے کہ ملزوم خاص ہو اور لازم عام پس خاص کے نفی سے عام کی نفی اور عام کے ثبوت سے خاص کی ثبوت لازم نہین +

اور اگر قیاس استثنائی میں قضیہ شرطیہ منفصلہ ہو استثناء ہر ایک کا دونوں اجزاء سے وہ نتیجہ دلیگا کہ جو نقیض ہو دو سے جزو کا مثلاً کہا جائے کہ (یہ عدد یا حقت ہے یا طاق ہے لیکن حقت ہے تو نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ (طریق

نہیں) اس میں (حفت) ایک جزو کو مستثنیٰ کیا ہے تو (طاق) کی نقیض یعنی
 (یہ طاق نہیں) نتیجہ نکلتا ہے اور اگر طاق کو مستثنیٰ کرتے تو نتیجہ یہ نکلتا کہ
 (حفت نہیں) اور اگر کسی جزو کی نقیض کو مستثنیٰ کریں تو نتیجہ بعینہ دوسرا جزو
 ہوگا مثلاً مثال مذکور میں اگر کہیں کہ (حفت نہیں) تو نتیجہ یہ ہوگا کہ (طاق ہے)
 اور اگر کہیں کہ (طاق نہیں) تو نتیجہ یہ ہوگا کہ (حفت ہے) -
 اور اگر قیاس کا جزو اول قضیہ شرطیہ منفصلہ مانعہ اطمیع ہو تو مقدم کے مستثنیٰ
 کرنے سے جو نتیجہ نکلیگا وہ نقیض تالی ہوگا مثلاً کہا جائے کہ یہ چیز شجر ہے
 یا حجر لیکن شجر ہے تو یہ نتیجہ ہوگا کہ (یہ شجر نہیں) اور اگر کہا جائے کہ
 (حجر ہے) تو یہ نتیجہ ہوگا کہ (یہ شجر نہیں) اور اگر قیاس کا جزو اول قضیہ
 شرطیہ منفصلہ مانعہ الخلو ہو تو نقیض مقدم کے مستثنیٰ کرنے سے جو نتیجہ نکلیگا وہ بعینہ
 تالی ہوگا مثلاً کہا جائے کہ (زید پانی میں ہے یا تیرتا نہیں ہے لیکن زید پانی
 میں نہیں ہے) تو نتیجہ یہ ہوگا کہ تیرتا نہیں) اور نقیض تالی کے مستثنیٰ کرنے
 سے جو نتیجہ نکلیگا وہ بعینہ مقدم ہوگا مثلاً اسی مثال میں جو ابھی بیان ہوئی
 اگر کہیں کہ (لیکن تیرتا ہے) تو نتیجہ یہ نکلیگا کہ (زید پانی میں ہے) قیاس
 استثنائی کو قیاس خلف بھی کہتے ہیں یعنی وہ قیاس کہ حسین ابطال نقیض
 مطلوب سے مطلوب کو ثابت کرتے ہیں اور قیاس خلف قیاس واحد نہیں تو
 کم سے کم دو قیاس سے مرکب ہوتا ہے کہ ایک ادن میں سے اقترانی شرطی ہو
 اور دوسرا استثنائی متصل مثلاً کہیں کہ (اگر مطلوب ثابت نہیں تو نقیض مطلوب
 ثابت ہوگی اور ہر گاہ نقیض مطلوب ثابت ہو تو محال ثابت ہوگا) تو یہ نتیجہ

نظیکاً کہ (مطلوبہ ثابت نہ ہو تو محال ثابت ہوگا) لیکن محال ثابت نہیں تو پس مطلوب ثابت ہے
اسلئے کہ وہ نقیض مقدم ہے +

قیاس کی تین باعتبار مادہ کے پانچ ہیں +

برہانی و مبتدئی و خطابی و مشعرئی و فسفی +

قیاس برہانی مقدمات یقینیہ سے مرکب ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ بھی یقینی ہوتا ہے اور
مقدمات یقینیہ کی چوتھیں ہیں اولیات و مشاہدات و تجربیات و حدسیات و
متواترات و فطریات - اولیات اونکو کہتے ہیں کہ جن میں نقطہ موضوع محمول
کے تصور کرنے سے نسبت ملے گی یقین حاصل ہو جاوے مثلاً کہا جائے کہ (ایک

دو کا نصف ہے) تو مجرد ایک اور دو کے تصور سے اس بات کا یقین حاصل ہوگا
کہ ایک دو کا نصف ہے مشاہدات وہ ہیں کہ جن کا یقین بروسطہ حس باطنی یا ظاہری

کے ہو جاوے پس اگر بروسطہ حس باطنی کے یقین ہو تو وجدانی ہے اور اگر بروسطہ
حس ظاہری کے ہو تو حسی ہے مثلاً اس بات کا یقین کہ آگ جلانے والی ہے جس

مخاطبہ سے حاصل ہوتا ہے اور اس امر کا کہ خون ہٹے یا خوشی ہے ہر انسان کو
خود حس باطنی سے یقین ہو جاتا ہے تجربیات وہ ہیں کہ جن کا یقین آزمائش یعنی

تکرار شدہ خواص شیاؤ میں جو بعد احتمال ظاہر حاصل ہوتا ہے مثلاً ستھونیا کو
جب احتمال کیا تو یہی پایا کہ وہ مسہل تو یقین ہو گیا کہ ستھونیا مسہل ہے حدسیات

وہ ہیں کہ جن کا یقین سبب معلوم ہونے کسی دوسرے امر کے جو ان سے متعلق ہو قرار
فورا ہو جاوے مثلاً اوضاع شکل قمر بعد و قریب شمس پر لحاظ کرنے سے یقین اس کا

فورا ہو جاتا ہے کہ شمس کے نور سے قمر منور ہے نہ بذاتہ اور تجربہ اور حدس میں

یہ فرق ہے کہ تجربہ بعد متعال کے حاصل ہوتا ہے اور حدس میں استعمال کی ضرورت

نہیں +

مثلاً اترات وہ ہیں کہ جنکا یقین سبب شہادت اولیٰ لوگوں کی حاصل ہوگا کہ جنکا باطن
چھوٹا ہو لہذا باور نہ ہو سکتا ہو مثلاً جب تو اتر ایک جماعت معتبر سے سنا کہ لندن ملک
فرنگ میں ایک بڑا شہر ہے تو یقین حاصل ہو گیا کہ لندن ملک فرنگ میں ایک بڑا شہر
فطریات وہ ہیں کہ جنکا یقین ایک ایسے واسطے سے ہوتا ہے کہ وقت تصور حدود

موضوع و محمول وہ ذہن سے غائب نہیں ہوتا مثلاً جب کہا جا کہ چار حفت (تو چار
اور حفت کی حدود تصور کرتی ہے یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ چار حفت واسطے کہ چار
اور حفت کے تصور کے وقت ذہن میں یہ بات آ جاتی ہے کہ چار دو سوادی حصوں
منقسم ہوتا ہے۔ برمان کی دو تین اور بھی ہیں ایک لمبی دو م اتی۔ لٹی وہ ہے کہ
جسین حد واسطہ حکم کے لئے علت نہ ہوتا تصور ہوا اور درحقیقت بھی ہو مثلاً کہا جائے

کہ (اس لکڑی میں آگ لگی ہے اور جسین آگ لگی ہو وہ جلی ہوئی ہے تو پس یہ
لکڑی جلی ہوئی ہے) تو آگ کا لگنا جلی ہوئی ہونے کے لئے ذہن میں بھی علت ہے
اور حقیقت میں بھی یعنی خارج میں بھی اور اتی وہ ہے کہ جسین حد واسطہ
حکم کے لئے فقط ذہن میں علت تصور ہونہ درحقیقت مثلاً کہا جائے کہ (ریکڑی
جلی ہوئی ہے اور جو جلا ہوا وسین آگ لگی ہوئی ہے پس اسین آگ لگی ہے) تو
اس صورت میں جلا ہونا آگ لگنے کے لئے ذہن میں علت ہے یعنی فقط اس بات
کے لئے کہ محمول موضوع کے لئے ثابت ہے نہ درحقیقت اسلئے کہ آگ کا لگنا جلنے کے لئے
علت ہے نہ جلا آگ لگنے کے لئے +

بعض نے لٹی اور اتنی کی تعریف یہ کہ ہے کہ جب علت سے معلول کو ثابت کریں تو
برہان لٹی ہے اور جب معلول سے علت کو ثابت کریں تو برہان اتنی ہے -
قیاس جدلی وہ ہے کہ جو مقدمات غیر یقینہ سے جو مشہور یا مسلمہ ہوں مرکب
ہوا و قضیہ مشہورہ او سکو کہتے ہیں کہ جن پر سب کا یا کسی قوم خاص کا اتفاق
ہو مثلاً زنا بیہ یا احسان خوب ہے اور قضیہ مسلمہ او سکو کہ جسکو ختم وقت مناظر
کے قبول کر لے یا کسی علم میں ثابت کیا گیا ہو اور پھر دوسرے علم میں او سکو تسلیم کر لیا
قیاس خطابی وہ ہے کہ جو مقدمات مقبولہ اور مطنونہ سے مرکب ہو مقدمہ مقبولہ
وہ ہے کہ جسکو کسی گروہ نے اپنے نبی یا مرشد کے فرمان سے قبول کر لیا ہو اور
مقدمہ مطنونہ وہ ہے کہ جو بطن غالب صحیح تصور ہو +

قیاس شعری وہ ہے کہ جو مخیلات سے مرکب ہو مخیلات سے وہ قضایا مراد ہیں کہ
جسکے سے نفس کو خوشی یا رغبت کسی چیز کی طرف یا کسی طرح کا خوف ہو مثلاً
کسی عاشق سے کہا جائے کہ (تیرا معشوق تیرے پاس لے کر ہے) تو او سکو ثابت
یہ تیرا حاصل ہوا اور اگر اس سے کہا جائے کہ معشوق تیرا ناخوش ہے تو معشوم ہو جائیگا +
قیاس سفطی وہ ہے کہ جو وہمیات اور مقدمات کا ذریعہ شبہ حق سے مرکب ہو -
وہمیات وہ قضایا ہیں کہ جو وہم پر مبنی ہوں یعنی کوئی شخص حکم غیر محسوسات پر لگایا
محسوسات کو مثلاً بلحاظ اسکے کہ جو شے دکھائی دیتی ہے وہ کسی مکان میں ہے
یہ کہے کہ جو چیز موجود ہے وہ کسی مکان میں ہے تو یہ امر وہی ہے اسلئے کہ وہاں
الوجود موجود ہے مگر او اسکے لئے کوئی مکان معین نہیں اور مقدمات کا ذریعہ
شبہ حق وہ ہیں کہ جو سچے قضیوں کی مانند ظاہر میں معلوم ہوتی ہوں مثلاً

کہا جائے کہ ہر انسان بشر ہے اور ہر بشر ضحاک ہے پس ہر انسان ضحاک ہے (یا یہ کہ تصویر گھوڑے کی جو اس دیوار پر ہے گھوڑا ہے اور گھوڑا ہنھناتا ہے تو یہ تصویر بھی ہنھناتی ہے +

الف ضربیں چاروں شکلوں کی جو نتیجہ دیتی ہیں متعلقہ صفحہ ۳۶

نتیجہ	کبریٰ	صغریٰ	شکل نمبر	شکل نمبر
ہر انسان جسم ہے	ہر حیوان جسم ہے	ہر انسان حیوان ہے	۱	۱
کوئی انسان پتھر نہیں	کوئی حیوان پتھر نہیں	ہر انسان حیوان ہے	۲	
بعض حیوان ناطق ہے	ہر انسان ناطق ہے	بعض حیوان انسان ہے	۳	
بعض حیوان حاملین	کوئی انسان حاملین	بعض حیوان انسان ہے	۴	
کوئی انسان پتھر نہیں	کوئی پتھر حیوان نہیں	ہر انسان حیوان ہے	۱	۲
کوئی پتھر ناطق نہیں	ہر ناطق انسان ہے	کوئی پتھر انسان نہیں	۲	
بعض حیوان پتھر نہیں	کوئی پتھر انسان نہیں ہے	بعض حیوان انسان ہے	۳	
بعض حیوان ناطق نہیں	ہر ناطق انسان ہے	بعض حیوان انسان نہیں ہے	۴	

نمبر	نمبر	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ
۱	۳	ہر انسان حیوان ہے	ہر انسان ناطق ہے	بعض حیوان ناطق ہے
۲		ہر انسان حیوان ہے	بعض انسان کاتب ہے	بعض حیوان کاتب ہے
۳		بعض حیوان انسان ہے	ہر حیوان تنفس ہے	بعض انسان تنفس ہے
۴		ہر انسان حیوان ہے	کوئی انسان تجھ نہیں	بعض حیوان تجھ نہیں
۵		بعض حیوان انسان ہے	کوئی انسان فرس نہیں	بعض حیوان فرس نہیں
۶		ہر حیوان جسم ہے	بعض حیوان شہنے والا ہے	بعض جسم شہنے والا ہے
۱	۴	ہر انسان حس ہے	ہر ناطق انسان ہے	بعض حس ناطق ہے
۲		ہر انسان حیوان ہے	بعض حس انسان ہے	بعض حیوان حس ہے
۳		کوئی حیوان تجھ نہیں	ہر حس حیوان ہے	کوئی تجھ حس نہیں
۴		ہر انسان حیوان ہے	کوئی تجھ انسان نہیں	بعض حیوان تجھ نہیں
۵		بعض حیوان انسان ہے	کوئی تجھ حیوان نہیں	بعض انسان تجھ نہیں
۶		بعض حیوان انسان نہیں	ہر کاتب حیوان ہے	بعض انسان کاتب نہیں
۷		ہر انسان جسم ہے	بعض حیوان انسان نہیں	بعض جسم حیوان نہیں
۸		کوئی انسان تجھ نہیں	بعض حیوان انسان ہے	بعض تجھ حیوان نہیں

ب - متعلق صفحات ۳۳ ضربین پہلی شکل کی مع نتائج

صغریٰ کبریٰ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
ضروریہ	ضروریہ	دائمیہ	ضروریہ لادائمیہ	دائمیہ لادائمیہ
دائمیہ	دائمیہ	دائمیہ	دائمیہ لادائمیہ	دائمیہ لادائمیہ
مشروطہ عامہ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمیہ	وجودیہ لادائمیہ
مشروطہ خاصہ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
عرفیہ خاصہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
وجودیہ لادائمیہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمیہ	وجودیہ لادائمیہ
وجودیہ لازمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمیہ	وجودیہ لادائمیہ
وقتیہ	وقتیہ مطلقہ	وقتیہ مطلقہ	وقتیہ مطلقہ لادائمیہ	وقتیہ مطلقہ لادائمیہ
منتشرہ	منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ لادائمیہ	منتشرہ مطلقہ لادائمیہ

ج - متعلق صفحہ ۳ - دوسری شکل کی ضربیں مع نتائج

عرفیہ خاصہ	عرفیہ عامہ	شروطہ صحّٰہ	شروطہ عامہ	صغریٰ کبریٰ
عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	شروطہ عامہ
عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	شروطہ خاصہ
عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ
عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ خاصہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائیہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لاضرر
مطلقہ وقتینہ	مطلقہ وقتینہ	مطلقہ وقتینہ	مطلقہ وقتینہ	وقتینہ
منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ
+	+	ممکنہ عامہ	ممکنہ عامہ	ممکنہ عامہ
+	+	ممکنہ عامہ	ممکنہ عامہ	ممکنہ خاصہ

ع - متعلق صفحہ ۳ تیسری شکل کی ضربین مع نتائج

ضروری کبریٰ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمیہ	حینیہ لادائمیہ
حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمیہ	حینیہ لادائمیہ
حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمیہ	حینیہ لادائمیہ
حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمیہ	حینیہ لادائمیہ
حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمیہ	حینیہ لادائمیہ
حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمیہ	حینیہ لادائمیہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمیہ	وجودیہ لادائمیہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمیہ	وجودیہ لادائمیہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمیہ	وجودیہ لادائمیہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمیہ	وجودیہ لادائمیہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمیہ	وجودیہ لادائمیہ

و متعلق صفحہ ۳۷ ضرب سوم شکل چہارم مع نتائج

[illegible]

ز - مشتق صفحہ ۳ ضرب چہارم و پنجم شکل چہارم مع نتائج

صغریٰ	ضروریہ	دائمہ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
ضروریہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
دائمہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
مشروطہ عامہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
عرفیہ عامہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
مشروطہ خاصہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
عرفیہ خاصہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
مطلقہ عامہ	دائمہ	دائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
وجودیہ لااذا	دائمہ	دائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
وجودیہ لازورث	دائمہ	دائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
وقتیہ	دائمہ	دائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
منتشرہ	دائمہ	دائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ

ح - متعلق صفحہ ۳ ضرب چھٹی جو تھی شکل کی مع نتائج

صغریٰ	ضروریہ	دائمہ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
مشروطہ عامہ	دائمہ	دائمہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ
عرفیہ خاصہ	دائمہ	دائمہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ

ط - متعلق صفحہ ۳ ساتویں ضرب جو تھی شکل کی مع نتائج

صغریٰ	کبریٰ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
ضروریہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
دائمہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
مشروطہ عامہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
مشروطہ خاصہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
عرفیہ عامہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
عرفیہ خاصہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
مطلقہ عامہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ
وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ
وجودیہ لا ضروریہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ
وقفیہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ
منتشرہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ

می - متعلق صفحہ ۳۳ اشعورین ضرب چوتھی شکل کی مع نتیج

ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب
ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب
ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب
ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب	ضرب

بک

42



